انا مدینۃ العلم و علی بابہا

تردید الکاذبین

حسب الارشاد جناب سید امیر کاظم صاحب رئیس نگینہ
مصنفہ سید ضمیر حسن

جسمیں محمد عوض و اسد علی کے الزامات بیجا کا جواب احمد ظرافت آمین

دیا گیا ہے اور

مطبع فیض نگینہ میں چھپا

بار اول ۵۰۰ نمبر رجسٹر ۳۶۶ قیمت مجلد ۲
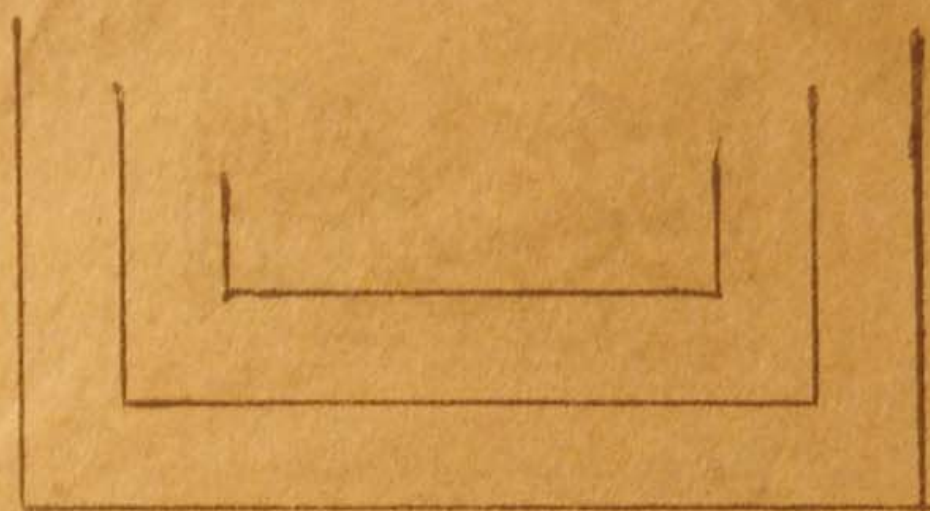
بسم اللہ الرحمن الرحیم

شیخ محمد عوض ساکن موضع تھیپور نے ایک رسالہ فارق الحق والباطل تصنیف کرکے میرے پاس بھیجا
اور ایک شجرہ سید اسد علی صاحب ساکن نہٹور نے مجکو دیکر یہہ فرمایش کی کہ اگر آپ اسکا جواب لکھین تو میرے
ہر دو فرقہ کا جواب ہو۔ مین نے دونون کو پڑہا تو مضمون قریب قریب ایک ہی سا ہے جسکا حاصل یہہ ہے۔ کہ
ساری کارروائی حضرت عمر کی حمایت مین کی گئی ہے اور جو باتین ان دونون نے صاحب تصنیف بننے کیلئے
لکھی ہین اون سب کے جواب بے تعداد چھپے چھپائے موجود ہین۔ سنیون نے یہہ طریقہ اختیار کر رکہا ہے
کہ جوابات کو مطلق نہین دیکھتے اور اپنی بہائین بہائین کئے جاتے ہین۔ بس جن لوگون کی کتب بینی کا یہہ
حال ہے کہ غیر مذاہب کی کتب کا دیکھنا حرام سمجھین اور اپنے اعتراض کے جوابات کو بھی نہ دیکھین اون لوگونکو
سوائے اسکے اور کچھہ علم نہین ہوسکتا کہ جتنا وہ جہلا سے سنتے چلے آتے ہین اور ایسے اشخاص نہ محقق ہوسکتے ہین
نہ مصلح ہوسکتے ہین بلکہ مفسد اور گنہگار ہوتے ہین اور اپنے جاہل بھائیون کو کفر مین مبتلا کرکے اپنی جماعت
کی تعداد بڑہاتے ہین۔ سنیون کی عام عادت ہے کہ ہر فرقہ و مذہب سے خواہمخواہ جھگڑا کرتے ہین اور
جو کچھہ اون کے اسلاف جھوٹی سچی ہزلیات بتا گئے ہین ہر عالم و جاہل اونکو حضرت عمر کا صحیفہ سمجھکر اپنی
جھولی مین ڈالے ہوئے بیٹھے ہین۔ وہ غیر کتب کو تو کیا دیکھینگے اونکو اپنے ہی گھر کی خبر نہین۔ یا یہ کہ

مضامین کو مثل بلی کے گوہ کے چھپاتے ہین مگر کب تک جب غیر قومین اوسپر پانی ڈالینگی تو آخر کار بو
پھیلے گی جن رد شدہ باتون کو دونون مصنفین نے بمصداق ایسے لوگون کے جنکا مقولہ ہمیشہ یہہ رہتا ہو
کہ آپ کے مارے تو جانون میرے سامنے پیش کیا ہے اونکا بار بار جواب لکھنے مین اپنا قیمتی
وقت ضائع کرنا ہے اور اپنے داموں کا برباد کرنا - کیا سنی اون جوابات کو رد کر چکے ہین - ہان
اگر سید اسد علی صاحب چھپائی کے لاگت کے خود ذمہ دار ہون تو مین اونکے شجرہ کے لفظ
لفظ کا جواب اون کی سمجہہ اور لیاقت کے موافق ایک ہزار صفحہ مین دیسکتا ہون - مجکو یہہ بہی
امید نہین ہے کہ بوجہہ تعصب کے سنی میرے اس چھوٹے سے ریویو کو دیکھین یہہ بڑی کتاب لکھکر
اپنا سخت نقصان کرنا ہے میر صاحب نے جو شجرہ لکہا ہے اور حوالہ کتب شیعہ کا دیا ہے مین نہین
سمجہہ سکتا کہ حضرت عمر وغیرہ کو کیا فخر حاصل ہے کونسا شیعہ انکار کرتا ہے کہ حضرت عمر بنی عدی اور حضرت
ابو بکر بنی تیم اور حضرت عثمان بنی امیہ سے نہین ہین دوسرے حسب مسلمات مسلمانان و یہود و نصاریٰ
حضرت آدم کی اولاد مین انبیا اور آئمہ بہی ہین اور بہنگی چوڑے چمار بہی حضرت آدم کی اولاد مین ہین ہر شخص کے
مورث اعلے حضرت آدم ہی ہین - اب رہی رشتہ داریان دنیا مین عموماً قاعدہ ہے اور میر صاحب کو بہی
غالباً اسکا تجربہ ہوگا کہ حتی المقدور ہر شخص اپنے قبیلہ مین رشتہ کیا کرتا ہے یہانتک کہ اپنے قبیلہ کے بدچلن
اور بدتر آدمیون کو بہی بمقابلہ غیر قبیلہ اور قوم کے ترجیح دیجاتی ہے تو کوی بدترین شخص بذریعہ رشتہ داری کے
فخر حاصل نہین کر سکتا بلکہ افعال قبیحہ کے سامنے ذاتی شرافت بہی جاتی رہتی ہے جیسا کہ خداوند کریم نے
حضرت آدم اور حضرت نوح کے بیٹے کو نافرمانی کی وجہہ سے ملعون کرکے ثابت کر دیا ع بندگی باید پیمبر
زادگی درکار نیست - اگر دونون مصنفون کو مفسدہ برپا کرنا منظور ہے تو وہ اپنے اعمال کے ذمہ دار ہین -
اور اگر تحقیق مذہب منظور ہے تو مین اپنے دینیون کو خصوصاً اور سب سنیون کو عموماً باواز بلند پکار کے
بتاتا ہون کہ جو باتین آپنے حضرت عمر کی وحی سمجہکر لکہی ہین ان سب کے جوابات روشنی کی جلدون مین
موجود ہین - جہانگیر خان کی کتابون کا جواب شمس الضحیٰ اور معیار الہدیٰ مین دیکھئے - آیات بینات
کی ہزلیات کا جواب رمی الجمرات اور آیات محکمات مین دیکھئے تحفہ اثنا عشری کا جواب نزہۃ اثنا عشری
تشئید المطاعن مین دیکھئے اور گہڑے ہوئے عقد ام کلثوم کے متعلق کنز مکتوم - افسانہ اور احقاق الحق کے

ابواب قابل ملاحظہ ہین وہ کونسی بات ہے کہ جسکے متعدد جواب نہین موجود جنہون نے عالم سنت پر وہ اثر کیا کہ
جیسا گانون کے جھونپڑون مین آگ لگ کر اودھم مچائی اور کر تمام گانون کو پھونک دیتی ہے - اگر سنی اونکو مطلق
نہ دیکھین تو اونکو اختیار ہے ؎ گر نہ بیند بروز شپرہ چشم - چشمۂ آفتاب را چہ گناہ - جنہون نے ان کتب کی
سیر کی وہ فوراً ایمان لے آئے پس سنیون نے یہہ مکر اختیار کیا کہ شیعون کی کتب مین گالیان ہوتی ہین - اونکو
مت دیکھو - مین نے جہانتک کتب کی سیر کی تو جسقدر غیر مہذب الفاظ سے کتب سنیہ پر ہین کسی مذہب کی کتب
مین ایسے الفاظ نہین ہین اور لئے الزام دوسرون پر رکھتے ہین اسمین کچھ شک نہین ہے کہ جن علمانے شیعون کی نسبت
غیر مہذب الفاظ لکھے ہین اونہون نے یہ یقین کر لیا کہ ضرور یہان سے بھی جواب ترکی بہ ترکی ہوگا لہذا جہلا کو ایسا
دہوکہ دو کہ شیعہ کتب ہی کو نہ دیکھین اور تحقیق کا راستہ بند کر دو حالانکہ بیوقوف لوگ نہین سمجھتے کہ کسی کتاب مین گالیان
لکھنے یا گالیان بکنے سے کوئی مذہب کسی قسم کا فائدہ نہین اوٹھا سکتا - چونکہ شیعون کا خاص منشا اسلام کے سچے اصول کو
دنیا مین رواج دینا ہے پس کون ایسا بیوقوف ہو کہ وہ بذریعہ گالیون کے مذہبی اصول کو پھیلائے اور کون اسکو
بیجا نسمجھتا ہے چنانچہ دونون مصنفون کو شیعہ مذہب کی ترقی پر تعجب ہوکر ہول جولی پیدا ہوگئی کہ اونہون نے
اسکی رفتار کو قیاس سے باہر تسلیم کیا ہے جس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ ضرور اسمین بھلائی ہے ورنہ ترقی
ناممکن تھی بلاشک ہمکو **گورنمنٹ انگریزی** کا نہایت مشکور ہونا چاہئے کہ جسکے مبارک وقت مین ہم کامیابی
کے ساتھ اپنے مذہبی کام کو انجام دے رہے ہین اور کچھ شک نہین ہے کہ اگر ہمکو یہہ تیرہ سو سال ایسے اطمینان
کے ملجاتے جیسے سنیون کو تو دنیا مین صرف ایک مذہب شیعہ کا پہریرا اوڑتا نظر آتا کیونکہ ہم اقوال آئمہ طاہرین پر عمل کرتے ہین
زبانی وعظ و پند کرتے ہین مثل ڈاکون کے کسی پر تلوار لیکر نہین چڑہے اسیوجہہ سے خداوند کریم نے اوس جبر و ظلم
کی سلطنت کو برباد کر کے ایک **عادل گورنمنٹ** ہمکو عطا فرمائی لہذا مین پھر اپنی **گورنمنٹ** کا شکریہ ادا
کرتا ہون اور اپنے شیعہ بہائیون سے درخواست کرتا ہون کہ اس **گورنمنٹ** کے لئے برکت کی دعا کرین کہ خداوند کریم
اسکو نور ایمان اور انصاف اور رحم کی برکتون سے سرفراز کرے - مین پھر اپنے سنی بہائیون کو آگاہ کرتا ہون کہ اگر
تحقیق مذہب کا شوق ہے تو کتب شیعہ کو دیکھنے ورنہ بیکار شیعون کی منہ لگتے ہو شیعہ ناواقف نہین ہین وہ تمہاری
کتب کو خوب ٹٹولتے ہین مجھے امید ہے کہ اگر صرف کتب مندرجہ بالا کا مطالعہ سنی اور خاصکر دونون اشخاص جو
حضرت عمر کے جیسے دیوانے بن رہے ہین کرینگے تو یقیناً وہی جنونون والی آیت اپنے مذہب پر پڑھینگے - اور جیسے

الفاظ ان دونون نے لکھکر اپنی لیاقت جتائی ہے اگر شیعہ اونکا جواب ترکی بہ ترکی دین تو اپنی دفعہ کو تو
ہین مفسدہ کرتے ہین آخر آپ لوگون کو کونسا حق حاصل ہے کہ دوسرا جواب ندے جیسا کہتے ہو سننے کے لیے بھی
تیار رہو ہم کسی کو گالی نہین دیتے ہماری کتب ان باتون سے بری ہین گالی فواحش کو کہتے ہین اور یہہ روزمرہ
سنیون ہی کا ہے - ہمارے بچے بھی سنیون ہی سے سنکر سیکہتے ہین اس بحث کو مین تفضیح الکاذبین مین لکہہ چکا -
ہان اگر کوئی شخص گالی کا جواب گالی دے تو اوسکو منصب ہے آپ لوگ اسوقت تک یہہ نہین ثابت
کر سکتے کہ شیعون نے کبھی اول خود کوئی کتاب لکھی ہو جس سے سنیون پر حملہ کیا ہو - شیعون نے جسقدر لکھے
جواب لکھے اوسپر سنی روتے ہین اور جوابات کو مطلق نہین دیکھتے - ہان اگر سنی مہذب الفاظ نکالینگے
تو شیعہ بھی تہذیب برتین گے ورنہ سنیون کا کسی پر کیا احسان ہے کہ جو جی چاہین بکدین اور دوسرا جواب
ندے مثلاً مولوی جہانگیر خان نے حضرت علی کی نسبت بازیگر شعبدہ باز اتیت لکھا ہے کہ جنکو خود بھی خلیفہ
برحق مانتے ہین (افسوس جنکے خلفاء برحق بازیگر شعبدہ باز ہون اونکے مذہب کا کیا ٹھکانا ہے) اور حضرت
فاطمہ کی نسبت بُری الفاظ استعمال کئے ہین مگر سنی ہین کہ حضرت عمر کی خوشامد مین سب کچھ سُن رہے ہین پس
اگر شیعہ بھی جواب مین سنیون کی کتب سے چھانٹ چھانٹ کر حضرت عمر کی خدمت کرین تو کیون بو کہلاتے ہو
تمہارے ہی کتب کو دکھلاتے ہین حالانکہ تم لوگ حضرت علی کو اچھا مانکر خواہمخواہ عیوب پیدا کرتے ہو اور شیعہ
کسی عنوان حضرت عمر کو اچھا نہین جانتے - یہہ تو سنیون ہی نے دنیا سے نرالا دستور نکالا ہے کہ فلان شخص
مین یہہ عیب ہے یہہ گناہ کیا یہہ خطا کی شراب پی شیطان مسلط رہا مسائل شرعیہ سے ناواقف اکثر بدمزاج تندخو
مگر ہے اچھا اور قابل وقعت مقدس - حالانکہ جو بُرا ہوگا بُرا کہا جائیگا اور جو اچھا ہوگا بھلا کہا جاتا ہے - ذرا
انصاف سے تو کہو کہ جب خاطی اور گنہگار مقدس ہو گئے تو نیک آدمیون کے لئے کونسا آسمان تجویز ہوگا اور
بدکس اسفل السافلین مین جائیگا کیونکہ ان دونون کے لئے دنیا و آخرت مین ٹھکانا ہی نہین رہا مصنف
صاحبان سے جو آریون کی مثال دی ہے میرے نزدیک تو اونکا طریقہ درست ہی کیونکہ وہ بھی اسکے
پابند ہین کہ بُرے کو بُرا اور اچھے کو اچھا مانتے ہین یہ وہ خوب جانتے ہین کہ بُرا آدمی اور گنہگار کسیکو
ہدایت نہین کر سکتا - محمد عیوض نے دعوی کیا ہے کہ اگر شیعہ حضرت علی کا طریقہ خلاف اصحاب ثلثہ
ثابت کردین مثل روزہ نماز اور عمل خلافت اور فدک اور رشتہ داری کے تو مین سینہ کہولکر سنیون مین شیعہ

بدوئی اور ملعین کہلاؤن گا - بشرطیکہ مجمع عام مین مقابل ہو کر ثابت کرین تحریری اور کاغذی ناحق رسائی
نفرماوین اور زبان لعن وطعن سے سوکین اور شیوہ آبائی اور سبائی سے مجکو نہ ڈراوین - اس عبارت سے
آپ کی عقیدت مندی اور تمیز پورے طور پر ثابت ہوتے ہین اور حق آپ کی زبان پر جاری ہے - کہ
آپ پورے منافق ہین اور دعوی حب علی کا آپ لوگ جھوٹ کرتے ہین اور کیا کوئی شخص مجمع عام مین
اور مباحثہ مین گالی بک سکتا ہے اگر بکے گا تو مار کہائے گا - ہان آپ کے یہان اسکا رواج ضرور ہے
جیسا کہ گنوار اور جاہل آپسمین اور پنچایتون مین گالی گلوج بکا کرتے ہین اور لاٹھی ڈنڈے جوتہ پیزار سے
لڑتے ہین اسطرح ہر جلسہ کو جانتے ہین آپ کہین سے یہہ تو ثابت کرین کہ جلسہ تو درکنار کسی معمولی
سنی کے سامنے ہی کبہی شیعہ نے اونکے کسی بزرگ کو گالی دی ہو تو مین مانسکتا ہون کہ شیعہ گالیان
بکا کرتے ہین اب رہی کاغذی تحریر وہ سب سے زیادہ مستند ہوتی کیونکہ باتون کا یہہ نتیجہ ہوتا ہے -
کہ مسلمان اپنے کو کہتے پہرتے ہین کہ ہم جیتے اور آریہ اپنے کو - تحریری شہادت کو پڑھکر ہر شخص نتیجہ نکال
سکتا ہے اوس سے کسی کو گریز نہین ہوتا آپ یہ کیجئے کہ شیعہ کی تحریر کو مجمع عام مین سنائیے جن لوگونکو
تسلیم ہوگی وہ تسلیم کرینگے جنکو نہوگی اونکو اپنا اختیار ہے اب مین بتاؤن کہ شیعہ مجمع عام مین کیون گبہراتے ہین
اسکی یہہ وجہ ہے کہ تم لوگون کی عام عادت یہ ہے کہ جب معقول ہوتے ہو تو جہٹ ہاتہہ چہوڑ بیٹھتے ہو -
اور مجمع کا قاعدہ ہے کہ اوسوقت پہر کسیکو تمیز نہین رہتی کہ کیا نتیجہ ہوگا چونکہ شیعون کی تعداد بہت کم ہے -
اسلئے جہگڑے کے ڈر سے کہ کہین بہلا بلوہ نکر بیٹھین تو ناحق ہمارا ہی چالان ہوگا وقت سے بچتے ہین دوسری
وجہ یہہ ہے کہ فرض کر لیجئے ہین دو سو شیعہ اور بارہ ہزار سنی ہین تو وہ کہانتک اسقدر آدمیون کا مقابلہ کرینگے
اور پہر تم لوگ ہر طرح سے پریشان کروگے جیسا کہ اس سال لکہنؤ مین سنیون نے اربعین مین کیا کہ نوبت تک
دیدیا کہ نوکر نوکری نکرے مزدور مزدوری نکرے سقہ پانی ندے دوکاندار سودا ندے - چونکہ وہان شیعونکی
کثرت ہے لہذا ہر کام کو شیعون نے سنبہال لیا اور بہت بڑا فائدہ شیعون کو ہوگیا کہ جو لوگ بیکار تہے وہ سب
کاروبار سے لگ گئے اور کچہہ تکلیف نہوئی - شیعون نے رنج و غم کیا - سنیون نے بازار لگایا - خوشیان
کین کہیل تماشہ کرائے ریچہہ بندر نچوائے تو دنیا نے اور نیز حکام انگریزی نے خوب جانچ لیا کہ
شیعہ اور سنیون مین یہ فرق ہے کہ ایک اپنے ہادیان دین کی مصیبت پر روتا ہے تو دوسرا

بالکل لشکر یزید کا سمان دکھا رہا ہے اور بجنسہ وہ وقت سامنے آگیا کہ جیسا کفار قریش نے حضرت کے لئے
تکلیف بہونچانے کو لوٹہ تک ڈال لیا تھا اور آخر انکو ہجرت پر مجبور کیا اسلئے شیعہ جلسہ سے پہلو تہی کرتے
ہین کہ یہ لوگ جب مقبول ہونگے تو ہماری عافیت تنگ کر دینگے اب آپکو ثابت ہوگیا کہ شیعہ تو گالی گلوج
جلسہ عام مین نہین بکتے مگر سنی ہر جگہ سنت عمری کو بجالاتے ہین کہ کسی سے مار پیٹ کرو یعنی کسی سے جھگڑا
کر دو اور کچھ شیعون ہی سے نہین بلکہ ہر جگہ ہر قوم سے سنی ہی الگ کر سنت یزیدی اور عمری کو بجالاتے ہین۔
اسد علی صاحب نے جہلا کو دہوکہ دیا ہے کہ شیعہ بوجہ اسکے کہ حق پر نہین ہین سزا پاتے ہین۔ بہلا صاحب
یہ آپکے مولوی ہدایت رسول کو کیون سزا ہوئی جو جیلخانہ گئے یہ حنفیون اور اہلحدیث مین کیون جوتہ چلا کر
وہ وہ شرمناک مقدمات ہوئے اور سزائین ہوئین کہ بیان سے باہر ہے۔ چونکہ شیعون کی جانب سے نالش
نہین ہوتی وہ جواب دینے مین بند نہین ہین ہر بات کا جواب ترکی بہ ترکی دیتے ہین لہذا ضرورت نالش
کی نہین اور سنیون کے بائین ہاتھ کا کہیل ہے کہ جہٹ رو کر نالش کر دی اگر صد ہا استغاثون مین ایک آدہ
بوجہ غلط فہمی کے سزا ہوگیا تو کیا ہے لیکن سنی محض اپنے اعمال کے ذریعہ سزا پاتے رہتے ہین مگر چند عرصہ مین
خداوند کریم آپ کی تمنا کو بر لائیگا کہ اس گورنمنٹ کے وقت مین ہم ترقی کر رہے ہین۔ جب ہماری تعداد تمہاری
قریب قریب آجائیگی تو ہم تمہارے بلوون کا مقابلہ بہی کر لینگے اور پہر ہمکو تمسے کوئی تکلیف نہ ہو سکیگی۔
خداوند کریم اس **گورنمنٹ کو قائم رکھے۔**

دیکھو ایک صرف امام زین العابدین بچے تہے مگر آج کسقدر لوگ انکے پیرو اور اولاد دین ہین۔ اور
خلفائے امیہ اور عباسیہ کی حکومت اور ظلم اور تلوار عمری کی چمک اور چمن ستم کی لچک کا کہین پتہ و نشان نہین
ایک کام کیجئے اپنی اور ہماری کتب کسی غیر قوم کے ہاتہہ مین دیجئے وہ دونون کو دیکھکر انصاف کر دینگے۔
کہ گالی گلوج اور غیر مہذب الفاظ کسکی کتب مین ہین۔ فی الحقیقت آپ کے علما نے ایسا دہوکہ دیا ہے
تاکہ سنی کتب شیعہ کو نہ دیکہین ورنہ پہر اپنے علما اور پیشوا ونیز وہ جہوٹون والی آیت پڑہینگے جو باتین دونون
مصنفون نے لکہی ہین وہ نہایت پرانی باتین کہ جن مین سے اکثر کا تو کسی کتاب شیعہ مین پتہ ہی نہین ہے
اور بعض باتین حیدر علی کفش دوز اور جہانگیر خان وغیرہ نے جو جہوٹ بنا کر اور عبارتون کو تحریف کر کے
لکہی ہین اور بعض آیات بینات مین محسن الملک نے لکہی ہین اونہین پر مرغ کی ایک ٹانگ پکڑے ہوئے ہ

جنکا کچھ وجوہ جوابات کے سامنے نہیں رہا۔ ہان اگر آپ اپنے اقوال مین سچے ہین تو جن شیعہ کتابونکا
آپ حوالہ دیتے ہین وہ میرے سامنے پیش کیجئے چونکہ آپ لوگون کو نہ تو علمیت ہو اور نہ وہ کتب
آپ کے پاس موجود جو مطالعہ کرتے لہذا اورون کی ہزلیات اور تحریف کردہ عبارات کو بار بار ہر عالم
و جاہل سنی شیعون کے سامنے پیش کرتا ہے کہ جنکے بے تعداد جوابات چھپ چکے ہین اور جنکو دیکھکر اکثر انکار
ایمان سے آئے لہذا مین آپ کو رائے دیتا ہون کہ روشنی کی جلدین اور احقاق الحق کے ابواب غور دیکھیے
اور اس گڑبڑ ہوئے عقد ام کلثوم کے متعلق صرف تنکثوم دیکھکر اطمینان کر لیجئے میرا ایسا خیال تھا کہ قسائی قوم
مین شیعہ نہین ہوتے مگر شیخ محمد یعقوب مرادآبادی سنے اس دشمنی کو دیکھکر مذہب شیعہ اختیار کیا مجھے امید ہے
کہ اگر آپ لوگ کتب مذکورہ بالا کو دیکھینگے تو اپنے جامہ نفاق کو پھاڑ کر ان لوگون پر کہ جنکی طرفداری مین
اپنے لئے جہاراستہ بنا رہے ہو وہی جھوٹون والی آیت پڑھو گے ۔ مین نے جہانتک غور کیا تو آپنے اپنے
خلاف مرضی باتون کا نام گالی گلوچ رکھ چھوڑا ہے ۔ اب رہی الفاظ ۔ لعنت ۔ تبرا ۔ سب انکی نسبت کتب
لغات غیاث اور صراح وغیرہ ہاتھ مین لیکر دیکھئے حضرت عمر کا ساطبعی بیتھا نہ کیجئے تو آپ کو معلوم ہوگا کہ لعنت
کے معنی رحمت سے دور کرنیکے ہین اور تبرا بیزاری کو کہتے ہین اور سب گالی کو کہتے ہیں بغیر تحقیق کئے آپنے
ناحق تینون کو ہم معنی قرار دیدیا مگر یون سنی نہ مانینگے مین انسے آیات قرآنی کا انکار کرا کر انکو حضرت عمر کی جنت
مین روانہ کرنا چاہتا ہون ملاحظہ ہو خداوند کریم اپنے کلام مین فرماتا ہے ۔ وَمَا کَانَ استغفار ابراھیم
لابیہ الا عن موعدۃٍ وعدھا ایاہ فلما تبین لہ انہ عدوٌ للہ تبرّاءَ منہُ دیکھیے یہان پر
خداوند کریم حضرت ابراہیم سے ارشاد فرماتا ہے کہ اپنے باپ سے بیزاری کر ۔ اور بقول سنیان باپ کو گالیان
دے اگر تبرا معنی گالی کے ہین تو خدا حضرت ابراہیم کو حکم دیتا ہے کہ اے ابراہیم تو اپنے باپ کو گالیان دے
مگر اسمین کچھ نہیں ہے کہ اگر لفظ تبرا کو شیعہ حضرت عمر سے متعلق نکرتے تو سنی اسکے معنی رحمت کے قرار دیتے
چنانچہ میرا ذاتی تجربہ ہے کہ جناب سرورِ کائنات کو آریہ وغیرہ برا کہین تو سنیون کو غصہ نہین آتا مگر جہان
شیعہ نے حضرت عمر پر سنیون ہی کی کتب سے قدح کی تو آگ بگولہ ہو جاتے ہین اور اگر خواہ مخواہ جھوٹی
بات گڑھکر حضرت عمر کی تعریف کر دو تو جو کام چاہو سنیون سے لیلو ۔ اور اگر لعنت کے معنی گالی ہی کے
ہین تو دونون مصنفون نے اپنے اپنے مزخرفات مین کیون لعنت اللہ علی الکاذبین لکھکر اپنے کو مورد

اوس آیت کا بنایا اور دوسرا نمبر الزام آپ کے اعتقاد کے بموجب تو جھوٹون فاسقون فاجرون ظالمون کو
خدا نے بہی گالیان دین ہین یعنے لعنت کی ہے ۔ آپ نے جہلا کو دہوکہ دیا ہے کہ رسالہ فاروق الحق و ابطال
احقاق الحق کا جواب ہی ورنہ آپکو حضرت عمر کی سنت کی قسم ہے ایمان سے کہنا اسمین جواب کس بات کا ہے
اگر جواب ہوتا تو جو احادیث کتب شیعہ سے پیش کیگئی ہین یا تو اونکو رد کرتے یا تسلیم کرتے تو دونون حالتون
مین ہمارا ہی مطلب حاصل تہا اسی سے تہے پوری صاحب کی تمیز معلوم ہوتی ہے کہ جہٹ الٰہیات پر اعتراض
کردیا حالانکہ شروع کتاب مین لکہا ہوا ہے کہ باب دویم مین الٰہیات کا ذکر ہوگا جو کہ اب تیار ہوکر شائع
ہوگیا ۔ جو سنی کتب شیعہ کو نہین دیکہتے تو اونہون نے یقین کرلیا کہ ضرور یہہ جواب ہی مگر بے وقوفونکو
یہہ تمیز نہوگی کہ جواب ہمیشہ سوال سے اور اعتراض سے بدرجہا طویل ہوتا ہے یہ کیسا جواب ہے
کہ ۸۶۳ صفحہ کا جواب ۳۸ صفحہ پر ہے ۔ نہ تہے پوری کو اتنی تمیز ہوئی کہ اس کتاب کے کتنے باب
مین اور کیا کیا مضامین ہونگے ۔ جوابات شیعہ کو مطلق نہین دیکہتے ہان ایک عبد اللہ ابن سبا کا ذکر اکثر
شدہ مین ہے جیسا کہ حضرت عمر کی سنت کو مضبوطی سے پکڑے ہوئے ہین ۔ دونون مصنفین نے زبان درازی
کرکے حدیث جناب سرور عالم کو اپنے اوپر ثابت کیا ہے جسکا ترجمہ یہہ ہے کہ نہین بغض رکہتا علی سے
مگر منافق اور ولد الزنا ۔ خاصکر جو باتین تہے پوری نے لکہی ہین میرے خیال مین تو اونکے علما بہی اونکو ناپسند
کرینگے چونکہ جہلا کے نزدیک ایسی باتین صحیفہ آسمانی کے موافق ہوتی ہین لہذا مین خاص خاص باتونکا
جواب اونکے بیہودی سمجہ کے موافق لکہے دیتا ہون ۔ اب ریویو شروع کرتا ہون ۔ اور آپ دونون
صاحبون کو فارق کے لقب سے آیندہ نامزد کرون گا ۔

تہے پوری صاحب بہتر تو یہہ تہا کہ جب آپکو علم نہین ہے تو خود ناحق ایسی واہیات باتین لکہکر
مورد عذاب ہوئے بہتر ہوتا کہ آپ یہ کام کسی ایسے مولوی کے سپرد کرتے جو خاص شاگرد حضرت عمر کا ہوتا
مین نے آپ کے رسالہ کو صفحہ ۸ تک دیکہا تو وہ لیاقت بہری عبارت ہی کہ سوائے حضرت عمر کے دوسرے کو
اوسکے سمجہنے کی لیاقت نہین ہے ۔ آپ نے تقیہ پر بڑا اعتراض کیا ہے مگر اپنی خبر نہین ہے کہ اپنے کو کسی
خاص خوف کے وجہ سے مصنف نہین ظاہر کیا بلکہ حسب فرمایش محمد عیوض لکہا ہے شاید اس خوف سے
کہ جو باتین درج مین تحریف شدہ اور غلط معنی بناکر لکہی ہین ایسا نہو کوئی نالش کردے اپنے کو چھپانا چاہا

دوسرے مطبع کا نام نہ لکھا کہ جہاں کل کتاب چھپی ہے صرف لوح کا پتہ دیا ہے جو قانونا جرم ہے آخر یہ کیون
قضیہ کیا گیا ۔ آپ نے جن فرقون کا حوالہ دیا ہے کہ کوئی تین امام کا قایل ہے کوئی پانچ کا کوئی چھہ کا انکو تو ہم
کفار سے اور نیز آپ سے بھی بدتر جانتے ہین کیونکہ اثنا عشری کے نزدیک گیارہ امام کا قائل بھی کافر ہے
چونکہ اونکے بعض فرقہ حضرت علی کو خدا کہتے ہین لہذا وہ ہمارے نزدیک کافر ہین اس لئے ہم اونکے ہاتھ کا چھوا
ہوا نہین کہا سکتے ۔ آپ نے ان فرقون پر استدلال پکڑ کے جو لکھا ہے کہ شیعون کے کس عقیدہ پر اعتبار
کیا جائے تو اسکا جواب بہت آسان ہے کہ مسلمانون نے کیسے جناب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ کو رسول بنایا حالانکہ
دنیا کی کوئی اور قوم مثل یہود و نصاریٰ مجوس و ہنود بودھ و آریہ وغیرہ تو اونکو نبی مانتے ہی نہین جبکہ مسلمانونکا
پیغمبر تمام دنیا کے لئے مبعوث ہوا تھا تو ہر قوم کو نبی ماننا چاہئے تھا تنہا مسلمانون کا کیا اعتبار ہے ۔
اگر آپ شیعہ اثنا عشری کے یہان اختلاف دکھاوین تو مین مانسکتا ہون اور جن بارہ امامون کے
اثنا عشری قائل ہین اونکے نام نامی خود جناب سرور کائنات نے بتائے ہین جو مین مختصر التفضیح الکاذبین
مین لکھہ آیا ہون اور وہ حدیثین کتب سنیہ کی ہین ایک صراط مستقیم مین شیبانی سے دوسری روضۃ الاحباب
مین ہے ۔ فاروق تھیے پوری نے برہان المتعہ کی عبارت کو اولٹ پلٹ کر غلط ظاہر کیا ہے اونکو
شرم نہ آئی کہ شیعون کے پاس اکثر کتب موجود رہتی ہین ایسا نہو غلطی پکڑین اونکو اپنا ہی ساخیال ہوا
ہوگا کہ کون کتاب کو دیکھتا ہے آپنے لفظ عامہ عامیان پر بہت زہر خندہ کیا ہے مگر دہنے جلا ہے ۔
کب معنی سمجھہ سکتے ہین ہمارے یہان عامہ عامیان سے سنی علما مراد ہین اگر عبارت کو نہین سمجھہ سکتے تو کسی
شیعہ مولوی سے پڑھ لیا ہوتا تب متعہ کی اصلیت معلوم ہوتی ۔ چونکہ گنوارون کا عموما یہ قاعدہ ہے کہ ہر
شخص جسکا ن پڑھا لکھا نہین ہوتا جسنے دستور الصبیان پڑھ لی تو پورا عالم بنگیا اور اگر گلستان بوستان پڑھ گیا
تو رسالت کا مدعی ہو جاتا ہے چنانچہ ایک گنوار کسی شہر مین آبسا لڑکے کو مکتب مین بٹھا دیا چند روز بعد
لڑکا دیر مین آنے لگا باپ نے سبب دریافت کیا تو لڑکے نے جواب دیا کہ مین مشاعرہ مین جایا کرتا ہون
گنوار نے مشاعرہ کو دریافت کیا تو لڑکے نے جواب دیا کہ لوگ کبت جوڑ کر لیجایا کرتے ہین گنوار نے
کہا کہ تو بھی کبت کہہ کرلے جانا ۔ ایک دن لڑکے نے مکتب سے آکر کہا کہ آج مین نے بھی ایک کبت جوڑا
ہے باپ نے کہا سنا تو سہی لڑکا بولا کہ ۔ کبت کہا مین نے ٹھاڈا اور تو سن لے میرے بابا ۔ یہہ سنتی ہی

مختار صاحب خوشی کے مارے ناچنے لگے اور کہا کہ شاباش بیٹا اگر کہین جگہہ ہو تو اسکو گران (قرآن) مین لگادے اور جبت ایک روپیہ اوپر وار کر نائی کو دیدیا یہی حال آپ لوگون کا ہے کہ علم تو ندارد اور چلے شیعون کیے منہ لگنے - جب تک کتب شیعہ کو نہ دیکہو گے تمکو کیا معلوم ہو سکتا ہے تمنے جہوٹی باتین لکہہ دین اور یہ شرم نہ آئی کہ جب کوئی پکڑ پکڑیگا تو ندامت اوٹہانا پڑے گی پہلے علم حاصل کرو پہر کتب فریقین دیکہو تب گفتگو کرنگے تو ورنہ اپنے منہ میان مٹہو بننے سے کیا فائدہ اگر تحقیق کروگے تو اپنے علماء وغیرہ پر گالیون والی آیت پڑہوگے آپ کے حضرت عمر کی تلوار کی چمک اور چیرہ کے تسمہ کی لچک کی تعریفون سے تو آپ کی کتب بہری پڑی ہین جنکو چھانٹ چھانٹ کر شیعہ بہی دنیا کو دکہاتے ہین مگر آپ نے خلاف اپنے علماء کے زبردستی انکو بہادر بنایا ہے - حالانکہ جنگ خیبر اور حنین سے بہاگنے پر فوج اونکو اور وہ فوج کو بہادری کا الزام دیتی تہے یہہ تو آپ ہی لوگون کا ایمان ہے کہ خلاف اپنے مسلمات جو جی چاہا حضرت عمر کی جانب داری مین کہنے لگے آپ لوگون کی علمیت تو اسقدر بڑہی ہوی ہے کہ حضرت ابوبکر کا اصلی نام تک نہین جانتے نہ آپ کو حضرت عمر کی خبر کہ وہ کب واصل ہوئے - لیجئے مین بتاتا ہون ۲۶ - ذی الحجہ کو حضرت ابولولو نے چہری بہونکی تہی اور یہی تاریخ جنتریون مین بہی ہے مگر ۹ - ربیع الاول اونکے شاگرد رشید سعد وقاص کے فرزند ارجمند آپ کے حضرت عمر ابن سعد کماندر انچیف فوج شام کے مارے جانے کی تاریخ ہے جسکو مختار نے مارا ہے -

نمبر ۱۱ فارق صاحب جہلا کو دہوکہ دیتے ہین کہ مسئلہ متعہ سے شیعہ لوگون کو دہوکہ دیتے ہین تاکہ مذہب کی ترقی ہو یہہ تو عین اونکی لیاقت کا ثبوت ہے جیسا کہ اونکے اسلاف نے بیٹیان دیدیکر حکومت و مرتبہ حاصل کئے اسلئے تو ابوحنیفہ نے اسغرض سے کہ کبہی کسی زمانہ مین لوگ متعہ کو قبول کرلین نہایت آسانی پیدا کردی کہ مان بہن بیٹی نانی پہوپہی خالہ وغیرہ سے نکاح کرنے اور صحبت کرنے مین حد شرع اوٹہادی - دیکہو ہدایہ - دونون فارق صاحبان شیعون کو کہین یہودی الاصل کہین مجوسی الاصل لکہکر لکہنو اور ایران کا ذکر کرتے ہین مگر اونکی لیاقت دیکہئے کہ یہودی اور مجوسی کے فرق کو بہی نہین جانتے حالانکہ سادات مین کوی یہودی یا مجوسی نہین ہو سکتا البتہ سادات کے علاوہ جو قومین بنی وہ سب یا یہودی تہے یا مجوسی یا بت پرست یا لامذہب کیونکہ اون کے اسلاف انہین طریقون پر تہے اب مین آپ کو

حضرت عمر کی جان کی قسم دیکر پوچھتا ہون کہ قبل اسلام آپ کے حضرت عمر کس مذہب پر تھے آیا بت پرست تھے
یا یہودی یا لامذہب یا مجوس پس جو مذہب آپ ان جناب کا تجویز کرین وہی انکی اصل اور آپ کی قرار پائیگی
جیسا کہ نومسلم اگرچہ شیخ کے ساتھہ نامزد ہوتے ہین مگر نسل کے نبیہ برہمن کایستھہ چمار بھنگی وغیرہ کہلاتے ہین
لہذا مین کتاب کے آخر مین حسب تحقیق علماء سنت شجرہ حسب و نسب حضرت عمر کا لکھون گا جس سے دو باتین
ثابت ہونگی کہ یا تو شجرہ بنایا ہوا اسد علیصاحب کا غلط یا یہ دونون سنی علماء جھوٹے ہوکر مستوجب اس آیت کا
بنین لیکن کسی شخص کو کسی کے شجرہ یا خاندان مین شامل ہونے سے کیا فضیلت ہوسکتی ہے جبتک کہ اعمال اور
افعال اچھے نہون — بندگی باید پیمبر زادگی درکار نیست — یون تو حسب مسلمات مسلمانان حضرت آدم کی اولاد
مین کفار اور چمار چوڑہے تک ہین کیا پیغمبرون کے بیٹے نالایق نہین ہوئے پھر حضرت عمر کو کیا شرف ہوسکتا ہے
جو خواہ مخواہ شجرہ کے گول گول خانہ دکھاتے پھرتے ہو - اب رہا ایران و لکھنؤ کا معاملہ کہ جسکا خیال کرکے سنیون کا
دل جلا جاتا ہے — آپ یہ تو بتائے کہ اہل عرب مین کیا کمال ہے مگر مین فرق دکھاتا ہون کہ اہل مکہ وہ بڑے
بے رحمت ہین کہ پنجتائی رسول ہاشمی پر دانہ پانی بند کیا مارنے کا سامان کرکے ہجرت پر مجبور کیا اور اہل مدینہ وہ لالچی
اور دنیا دوست ہین کہ جب مصری خانۂ عثمان پر چڑھ آئے تو ہزارون صحابی بدری احدی ہٹے کٹے زندہ موجود
تھے کسی نے خلیفہ برحق کی مدد تک نکی اپنے اپنے دروازہ بند کرکے بیٹھ رہے حالانکہ اپنی گلی مین کتا بھی شیر
ہوتا ہے - مصری سفر دور دراز کرکے آئے تھے اگر اہل مدینہ و ہنے جولاہونکی طرح ماریو ماریو کہکے نکل
پڑتے تو تھکے ماندے مصری بھاگ پڑتے مگر بجائے اسکے تین دن تک مدینہ مین بلوہ کرایا خلیفہ صاحب کی
لاش بھی دفن کرنے کوئی نہ نکلا فقط یہہ خوف بیٹھ گیا کہ اگر ہم مدد کو نکلینگے تو مصری ہمکو لوٹ لینگے یہ حمیت
اور دوستی تو اصحاب رسول کی تھی مگر اہل ایران اتنے بڑے شکر گذار ہین کہ فقط ایک مسلمان سنی کہنے کے
احسان مین ایک دم سے سارا ایران مسلمان ہوکر دین نبوی پر قایم ہوکر محب اہلبیت ہوگیا اور اجتک وہی
حالت ہے — رہا لکھنؤ وہان جب سے شیعہ سلطنت ہوئی تو لاکھون سنی لالچ مین آکر کوئی نوکری کی وجہ
سے کوئی سوداگری کرنے پر شیعہ ہوگئے اسی جلن کی وجہ سے آپ لوگ یہ باتین بناتے ہین - خارجی
صاحبان نے شیعون کو رافضی لکھکر وجہ تسمیہ یہ لکھی کہ زید کو امام مانکر جہاد کے لئے لیگئے اور پھر انکو
چھوڑ بھاگے حالانکہ زید کو کسی شیعہ نے امام نہین مانا مگر یون سنی نہ مانینگے غوث الاعظم کی غنیۃ الطالبین

ہاتھہ مین لیجئے اوسمین لکھا ہے کہ ابوحنیفہ نے زید کو امام تسلیم کیا اور لوگون کو واسطے جہاد کے فتوی دیا پھر چار
ہزار درہم بھیجکر لکھا کہ اگر میرے پاس لوگون کی امانتین نہوتین تو مین بہی شریک جہاد ہوتا - یہ بہانہ بناکر زید کو آلے پر
چڑہا دیا اور خود معہ اپنے ساتہیون کے جان بچالی تو بڑے پیر صاحب نے ابوحنیفہ کو رافضی لکھا ہے اور چہوٹے پیر
شاہ عبدالعزیز نے بہی تحفہ مین بڑے پیر کی عبارت کی تائید کی ہے آجکل یزیدیون نے یہہ عجیب بات نکالی ہے کہ جس اپنی
کتاب مین مضمون ورا خلاف پایا جہٹ اوسکے مصنف کو شیعہ لکہدیا اس حساب سے کچہہ تعجب نہین ہے کہ
صحاح ستہ تاریخ الخلفا غنیۃ الطالبین اور جملہ اپنی کتب اور علما کو آٹہہ دس سال مین یزیدی لوگ شیعہ کا لفظ اب
دیدین - نہین بلکہ رافضی کا - اب رہی خلفا کی عظمت اور اوسمین محبت وغیرہ اوسکو مین صحاح ستہ سے خوب چہانٹ کر
اور بہت سے سنی علما کے اقوال نقل کرکے خلفا کے ارتداد اور بعض وغیرہ مین اتحاق الحق باب دوم مین لکہہ آیا
بار بار کی ضرورت نہین اوسکو دیکہکر اپنی کتب مین وہ مضامین ملاکر دیکہہ لو پہر وہی آیت اونپر پڑہنا خیر تہوڑا سا
لکہے دیتا ہون بخاری اور مسلم کی وہ حدیثین دیکہئے جنکا یہہ ترجمہ ہے کہ حوض کوثر پر میرے پاس صحابہ گروہ در گروہ
آوینگے اونمین سے ایک گروہ مجکو دیکہکر لوٹ جائے گا منہ چہپائیگا خدا حکم دیگا کہ انکو دہکے دیکر نکالدو مین کہونگا
کہ خداوندا یہہ تو میرے اصحاب ہین تو ندا آئیگی کہ تمکو معلوم نہین ہے کہ انہون نے تیرے بعد دین مین کیا کیا
احداث کیا ہے پس مین کہونگا کہ نکال دو انکو میرے سامنے سے فرمائے وہ کون اصحاب ہونگے آپکی رائے کے
بموجب رافضی تو گروہ اصحاب مین آہی نہین سکتے یہ سب آپ یزیدیون کے پیشوا ہونگے - اور لیجئے آپ کے
علامہ تفتازانی کتاب شرح مقاصد مین لکہتے ہین جسکا شروع یہہ ہے ان ما وقع بین الصحابۃ ترجمہ -
اور جو کچہہ اصحاب مین اختلافات اور لڑائیان ہوئین جیسا کہ کتب تواریخ مین مسطور اور زبانون پر معتمد لوگون کے
مذکور ہے ظاہر طور سے دلالت کرتے ہین اسپر کہ بعض اصحاب راہ حق سے خارج ہوگئے اور ظلم و فسق کی حد تک
پہونچ گئے اور باعث اسکا کینہ و عناد تہا اور حسد اور خصومت و طلب ملک و ریاست اور رغبت لذات و
شہوت کی اسلئے کہ ہر صحابی معصوم نہین ہے اور نہ ہر وہ شخص جسکو نبی سے ملاقی ہوا نیکی سے موسوم ہے مگر
ضرور علما نے بسبب اصحاب رسول ہونیکے صرف حسن ظن سے ایسی تاویلات بنائی ہین جو اونکی لائق ہین اور
وہ اس راہ گئے ہین کہ اونکو تضلیل اور تفسیق سے بچائین تاکہ مسلمانون کے عقیدہ اونسے کج نہون خصوصاً
مہاجرین اور انصار جو مبشر بہ ثواب عقبیٰ ہین انتہی - علامہ صاحب کی جلالت قدر تو محتاج بیان نہین ہے

اور پہر امام غزالی صاحب اپنی کتاب سر العالمین وکشف ما فی الدارین مین خلافت کی ترتیب اور اوسکی نسبت جو جو
اختلافات ہوئے اونکو یون لکہتے ہین جسکا شروع یہہ ہے ولکن اسفرت الحجة وجہہا واجمع الجماہیر
ترجمہ - لیکن حجت نے اپنا چہرہ روشن کر دیا اور جمہور نے اجماع کر لیا متن حدیث پر جو آنحضرت کی غدیر خم کے خطبہ
مین ہے باتفاق جمیع اور آنحضرت فرماتے ہین کہ جس شخص کا مین مولے ہون پس علی اوسکا مولے ہے پس
حضرت عمر نے کہا کہ مبارک ہو مبارک ہو اے ابو الحسن ضرور تم میرے اور ہر مومن و مومنہ کے مولیٰ ہوگئے پس
حضرت عمر کا یہہ کہنا تسلیم کرنا ہے اور راضی ہونا اور حاکم بنانا ہے (یعنے امیر المومنین کو) پہر بعد اسکے غالب
ہوگئی خواہش محبت اور ریاست کی اور عمود خلافت کی اوٹہانے اور نشانون کے تعین اور ہوا کے
متحرک ہونے آواز رایات مین اور درہم ہونے نے گہوڑون کے اژدہام کے اور فتح امصار نے
اونہین پلایا کاسہ خواہش کا بس عود کیا اونہون نے خلافت اول کیطرف اور پہنکدیا اونہون نے عہد
رسول کو پس پشت اپنے اور مول لیا بعیوض اوسکے اونہون نے تہوڑی سی قیمت کو پس بری ہے
وہ چیز جسے وہ مول لیتے ہین - یہہ لیجئے یہہ وہی امام غزالی صاحب ہین جو قتل حسین کے تذکرہ کو حرام بتاتے ہین
مگر حق بر زبان جاری ہو گیا اب فدک اور قتل محسن اور آگ لگانے کے ذکر کو علامہ شہرستانی نے ملل و نحل مین
خوب لکہا ہے اوسکو دیکہئے تہوڑا سا ترجمہ لکہتا ہون - ترجمہ تحقیق عمر نے ضرب دی بطن فاطمہ پر جس سے محسن کا
حمل اسقاط ہو گیا اور کہڑک کر چیخ ماری عمر نے کہ جلا دو اس گہر کو جسمین سوائے علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین کے
کوئی نہ تہا - اب حضرت عمر کی طرفداری مین ان علما پر وہ آیت جہوٹون والی پڑہئے اور رافضی خطاب
دیجئے - فاروق تہے پوری نے تو خلاف صحاح کے فدک کے قصہ کو جہوٹا کہکر اپنی کتب اور علما کو مصداق
آیت کا بنایا علماء متقدمین قلم چہوڑ بہاگے - چہوٹے پیر شاہ جی صاحب نے ہی سپر ڈالدی - محمد قاسم دیوبندی نے
یون گہڑت گہڑی کہ فاطمہ اپنے گئے پر پیچھے دعوی فدک پر ایسی شرمناک ہوئین کہ مرتے دم تک ابو بکر کے
سامنے منہ نکیا مگر گنوار صاحب نے سب پر حضرت عمر کی تلوار پہیر دی کہ قطعی انکار کر کے جہوٹون والی آیت کا
مصداق بنے کہئے یہ گہرگٹ کے سے رنگ یزیدی بدلتے ہین یا شیعہ - اور نہبتوری فارق فرماتے ہین
کہ محسن جناب سرور کائنات کے سامنے پیدا ہو لئے تہے ورنہ کسی شجرہ مین علم ہوتا بغیر پیدا ہوئے مگر انکو
یہہ تمیز نہین کہ جناب سرور انبیا صاحب وحی تہے تاہم دنیا مین اب بہی دستور ہے کہ اگر کوئی شخص

قرار دے لے کہ مین نے اپنے لڑکون کا یہ نام رکھا ہے اور اگر ایکی مرتبہ لڑکا ہو تو یہہ نام رکھون گا پہر
اوسکی بی بی کا حمل ساقط ہوا اور دیکھا جائے کہ وہ لڑکا تہا تو اوسکو اوسی نام سے نامزد کیا جاتا ہے۔ فارق
تہے یوری نے لکھا ہے کہ فدک کے قصہ کا کسی تواریخ غیر مین ذکر نہین ہے اونکو اتنی ہی تمیز نہین ہے
کہ غیر اقوام کی تواریخ مین کیا کیا باتین ہوتی ہین اونمین واسطے تمدن کے امور سیاستی پر بحث ہوتی ہے
سلاطین حکما فوجی جنرلون نامور آزادمیون حاکمون وغیرہ کا ذکر ہوتا ہے نہ کہ خانگی جہگڑونکا غیر اقوام کی تواریخ
تو حضرت کو ہی نہین مانتین نہ معجزات کا ذکر نہ یہ لکھا کہ حضرت پر ابر سایہ کئے رہتا نہ یہ لکھا کہ
اپکا سایہ نہ پڑتا تہا خلافت کا ذکر غیر مورخون نے کر کے حضرت عمر کی اور بی بی عائشہ کی خوبیہ خرابی ہے
مگر کسی نے حضرت عمر کی کوئی کرامات درج نہین کی فدک ایک خانگی جہگڑا تھا اوسکا خلافت سے کیا
تعلق اب مین یہہ ہی بتاتا ہون کہ جناب امیر نے کبھی ان خلفاء کا تتبع نہین کیا بلکہ حضرت عمر اتنے بڑے
چالاک تہے کہ جہان کوئی مشکل مسئلہ سامنے آگیا تو مقدمہ حضرت علی کے پاس بہیجدیا اور بعد اوسکے حل
ہونیکے لولا علی لہلک عمر کہدیا کرتے تہے تا کہ حضرت کے دیکھنے والے صحابی حضرت عمر سے بدگمان
نہو جائین لہذا ظاہری وقعت کو جناب امیر کی زبانی مانے جاتے تہے اور لوٹ مار کرنے پر پرایا حق چہین
لینے مین اپنی طبیعت کے اجتہاد سے کام لیتے تہے چنانچہ ونہشتر بار لفظ لولا اپنے منہ سے نکالنے
مین خود ثابت ہے کہ یہہ لوگ ظاہری طور پر حضرت علی کا تتبع کئے جاتے تہے اور حضرت علی کی ناخوشی اسی
ثابت ہے دیکھو احقاق الحق اور عبارت صحاح ستہ کہ جب عبد الرحمن بن عوف نے یہ شرط پیش کی کہ ای
علی اگر تم حکم خدا سنت رسول اور سیرت شیخین پر عمل کرو تو مین تمکو خلیفہ تسلیم کرتا ہون آپ نے جواب دیا
کہ حکم خدا اور سنت رسول پر عمل کرنا میرا فرض ہے مگر سیرت شیخین گویا حکم خدا اور سنت رسول سے
علیحدہ ہے تو مین کیونکر اوسپر عمل کرونگا کیونکہ اگر تابع حکم خدا اور سنت رسول ہوتے تو علیحدہ نام کہنے کی
ضرورت نہ تہی۔ پس آپ نے اوس سیرت بد سے انکار کیا مگر حضرت عثمان جو سلاح کئے بیٹھے تھے
جہٹ اوچک کر بول اوٹھے کہ مین سب کچھ کرونگا پس اگر حضرت علی شیخین سے خوش ہوتے تو وہ جہٹ
پٹ قبول کر لیتے۔ ادہر آپ کا یہ اعتراض کہ ایسے بڑے بہادر نے کیون گلے مین رسی ڈلوائی اور کیون
زبردستی خلافت کو نہ چہین لیا اسکو مین تفضیح الکاذبین مین معہ احادیث صحاح کے لکھہ چکا ہون جو

خود قول حضرت عمر سے ثابت ہی جو مسلم مین ہے کہ علی اور عباس سے کہا تھا کہ تم لوگ مجھے کاذب غادر
خائین آثم جانتے ہو۔ پہر فاروقی صاحب نے کافی کی ایک حدیث لکھی ہے تاہم جس طریقہ سے لکھی ہے
اوسکا جواب بہت آسان ہے آپنے لکھا ہے کہ اول فرج غُصِبَت منا اسکا ترجمہ آپ نے لکھا ہے کہ اول
ہم اہلبیت سے ایک فرج غصب ہوئی ذرا اپنے اور حضرت عمر کے ایمان سے کہنا کہ یہ ایک کس لفظ کا ترجمہ
کیا ہے ۔ اسکا اصل ترجمہ یہہ ہے کہ اول ہمسے فرج غصب ہوئی یعنی ہم اہلبیت سے مگر آپنے اپنی
صحابہ کی موافق جیسا کہ خیط الابیض کے اصلی معنی سمجھکر اونہون نے پاون مین ڈورے باندھ لئے تہے
فرج کے معنی شرمگاہ کے لگا لیئے ۔ مگر مین آپ کو بتاتا ہون کہ یہہ حدیث جناب صادق آل محمد سے
مروی ہے اگرچہ احاد مین داخل ہے مگر مین آپ کو دروازہ تک پہونچانے کو اور آپ کی جہالت ثابت
کرنیکو تسلیم کرکے جواب عرض کرتا ہون سنئے قول امام ہرگز غلط نہین ہو سکتا فرج کے معنی لغات مین ملاحظہ
کیجئے منجملہ بہت سے معنون کے اسکے معنی کشایش کے بہی ہین پس قول امام درست ہی کہ اول ہم اہلبیت سے
ہماری کشایش یعنی خلافت غصب ہوئی۔ یہ آپ کی روشنی دماغ اور بزرگون کی تعلیم کا اثر ہے جنکے آپ پیرو ہین
یہ ابو ہریرہ کی احادیث نہین ہین کہ ازواج حبیشہ کیطرح ہوا مین اڑتی پہرتی ہون ۔ آئمہ طاہرین کے مونہہ
سے ایسے بد تہذیب الفاظ نہین نکل سکتے اگرچہ آپ کی رائے کے بموجب اسکے معنی شرمگاہ کے ہون تو
اسے خلیفہ جی کے شیدا عبارت حدیث یون ہوتی کہ اول ہمسے خلافت پہر فدک پہر ایک لڑکی غصب ہوئی
نہ کہ فرج جب آپ کی رائے کے بموجب اس سے لڑکی مراد ہے تو کونسا امر مانع ہوا کہ حدیث تو بیان کی
مگر لڑکی نہ کہا دنیا مین جاہل سے جاہل لوگ بہی تو یہہ محاورہ نہین بولتے کہ لڑکی یا عورت کو فرج یا اوسکے
ترجمہ سے ملقب کرکے پکارین مگر ایسی حالت مین جیسی آپ کی رائے ہے ہرگز شیعہ اس حدیث کو قبول
نکرے کیونکہ شیعہ بہیہ جرح وقدح کرتے ہین اور جو حدیث مطابق آیات قرآنی کے ہوتی ہے اوسکو صحیح
مانتے ہین ورنہ نہین مانتے پس صاف ثابت ہے کہ یہان مراد کشایش سے ہے نہ کہ لڑکی دوسرے
یہہ بہی ضرور تہا کہ خلافت عام مسلمانون کا حق تہا اور اسلئے ہر خلافت گردی مین موافق حکم رسول کے
حضرت علی اپنا استحقاق ثابت کرکے حجت کو ختم کردیتے تہے اور حضرت عمر کو اسکا جواب دہ وار دیکر صبر
اختیار کرتے تہے ۔ اور لڑکی اپنا مال تہی ۔ قانون رایج الوقت کی حفاظت جان ومال کی اجازت دیتا ہی

اگر حضرت عمر ذاتی معاملہ مین جبر کرتے تو یقینی بات تھی کہ جناب امیر اونکو قتل کروا لیتے اور اس قتل سے عالم
اسلام مین کوئی ہرج نہ واقع ہوتا جیسا کہ ابو لولو نے چھری بھونکدی تو کیا ہرج ہوا جھٹ سیٹھہ عثمان جی صاحب مسند
نبوی پر جلوہ گر ہو گئے پس اگر کسی قسم کا جبر کیا جاتا تو حفاظت خود اختیاری کا برتاؤ کیا جاتا اور یہہ آپ کی
صحاح ہی سے ثابت نہین ہوتا کہ حضرت علی اونسے خوش تھے ۔ اب ایک یہ امر دریافت طلب ہی کہ پہر عقد ام کلثوم
کی روایت کیون موجود ہے ۔ اسکا جواب یہہ ہے کہ یہ تو سنیون کو بہت آسان ہے کہ قال رسول اللہ
کہکر جو جی چاہین حدیث بنالین جیسا کہ مین نے احقاق الحق مین ثابت کیا ہے کہ کسقدر احادیث سنیون نے
جھوٹی بنا ڈالین تہین پس جہان جھوٹی حدیث بنائی بس فوراً دو فریق پیدا ہو گئے ایک تردید کنندہ دوسرا
تائید کنندہ اور طبع آزمائیان ہونے لگین اور آیندہ نسلون پر یہ اثر پڑا کہ اونہون نے اوس بات کا وجود سمجھ لیا
جسکی نظیر اب موجود ہے کہ جس واقعہ کو تیرہ سو سال سے شیعہ ۔ سُنی ۔ اور زیدی ۔ اور ثمری متفق تسلیم کرتے آئی
ہین آج مرزا حیرت نے اوس سے انکار کر کے جہلا کو دہوکہ دیا کہ شیعون کی کتب سے لکھہ رہا ہون ۔
بھلا ایسا کون ابلہ و بیوقوف ہے کہ جسکی کتب ایک واقعہ سے انکاری ہون اور اوسکے خلاف برتاؤ کرے سوائے
زیدی سنیون کے کہ اون کی کتب کچھہ کہہ رہی ہین اور کرتے اون کے خلاف ہین ۔ پس اب مرزا صاحب
کے لئے دو فریق موجود ہو گئے اور اس ذریعہ سے اونکی روٹیان خوب چل گئین کیونکہ کچھہ لوگ تردید کے لئے
اونکی کتاب خرید سکینگے اور کچھہ تائید کے لئے صد ہا سال کو فارغ ہو گئے تو غرضکہ یہہ سنیون کے بائین ہاتھہ کا
کہیل ہے کہ سو پچاس برس بعد ایک ایک بات ایسی گہڑی کہ کچھہ دنون کو کمائی چل جائے چاہیے مذہب
اور دین برباد ہو جائے جیسا کہ مکہ مین مولد علی تیرہ سو سال بعد الگ بنا ڈالا تہا مگر خداوند کریم شریف کو
اسکا اجر دے کہ اونسے اوسکو اوکہڑوا دیا کہ آجتک سب کو معلوم ہے کہ علی کعبہ مین پیدا ہوئے ۔ سو برس
بعد یہی مولد علی قرار دیا جائیگا اسیطرح عقد ام کلثوم کی روایت گڑھ ڈالی کہ سنی تو خلیفہ جی کی فضیلت سمجھکر
قبول کرلینگے اور شیعہ تردید کرینگے بس دونون جانب سے طبع آزمائیان ہونے لگین اور اگر بفرض محال
یہہ مان بھی لیا جائے تو رشتہ داری سے کسیکو کیا فخر ہو سکتا ہے جبتک کہ اعمال اچھے نہون یہ تو
سُنی اور ثمریون کا ہی طریقہ ہے کہ خلیفہ جی کا بیٹا ہی اچہا رشتہ دار ہی اچھے چاہے دن بہر بُرے
کام کرتے ہون ہم لوگ حکم خدا پر عمل کرتے ہین اور خوب ثابت ہی کہ باپ کریگا باپ بہریگا بیٹا کریگا

بنیا بہرے گا ایک کے اعمال دوسرے پر کچھ اثر نہیں کر سکتے اس لئے خدا نے حضرت آدم اور نوح کے
بیٹون کو خارج کر کے دکہا دیا کہ پیغمبر کا بیٹا ہونے سے کچھ شرف نہیں ہو سکتا شیعہ کے نزدیک امام کا
بیٹا امام نہیں ہو سکتا جبتک کہ باضابطہ اسرار امامت نہ سپرد کئے جائین فرض کرو کہ حضرت علی کا
کوئی بیٹا گناہ کرے تو وہ شیعہ کے نزدیک مقدس اور قابل عزت نہوگا کیونکہ گنہگار ہو گیا۔

فارق صاحب نشوری نے اپنے کو تحصیلدار ظاہر کر کے گنوارون کے دلمین اپنی لیاقت قائم
کرنی چاہی ہے مگر مین اونکی لیاقت اسی سے ظاہر کئے دیتا ہون۔ چنانچہ مجہسے اونہون نے خود کہا کہ
شیعون کی کتاب مین یہ لکھا ہے کہ کسی نے امام جعفر صادق سے کہا کہ ایک گروہ کوفہ کا کہتا ہے کہ امام حسین
شہید نہین ہوئے بلکہ بجائے اونکے حنظلہ مارا گیا۔ مین نے دریافت کیا کہ پہر امام نے کیا جواب دیا تو کہا کہ اونہون
نے فرمایا کہ وہ لوگ جہوٹے ہین۔ اب ناظرین انصاف کرین کہ اگر شیعون کے یہان روایت موجود ہے تو کونسی
بات شہادت امام حسین کی خلاف ہے۔ جن لوگون نے شہادت پر شبہہ ظاہر کیا تہا اونکو خود امام نے جہٹلا دیا
ہان اگر امام اونکے قول کی تائید کرے تو مین مانسکتا تہا۔ تحصیلدار صاحب کی لیاقت اور حیا کو ملاحظہ کیجئے
کہ باوجود جان بنے کے جاہلون کو دہوکہ دینے کیلئے اپنی تحریر مین اوس گروہ کا قول تو درج کیا اور امام کا
جواب نہ درج کیا۔ معلوم ہوتا ہے کہ سنیون کی عام عادت یہی ہے۔ پہر آپ نے مجہسے کہا کہ الحقاق الحق
مین عبداللہ ابن سبا کو محسن الاسلام لکہا ہے۔ مین نے کہا کہ آپ کل عبارت دیکہین تو معلوم ہو کہ کس
معنی کر لکہا ہے کہ بقول رحیم اللہ نخوری کے اگر وہ فضایل اہلبیت بیان کرتا پہرتا تہا تو کونسا حرج ہوا
جبکہ خلیفہ جی کے پیرو فضائل اہلبیت کو گم کرنا چاہتے تہے اور وہ فضائل حسب فرمان رسول ہین تو اس حساب
سے وہ محسن الاسلام ہے۔ لائق تحصیلدار صاحب نے فرمایا کہ مین معنی پر نہین خیال کرتا۔ آپ نے اوسکو
محسن الاسلام لکہا ہے۔ مین نے کہا کہ اگر آپ الفاظ ہی پر استدلال کرتے ہین اور مبتدا اور خبر سے کچھ غرض
نہین تو کلام اللہ مین لحم الخنزیر لکہا ہوا ہے آپ اوسکو حلال سمجہکر کہالین۔ کیونکہ اگر حرام ہوتا تو ناپاک
نام قرآن مین نہوتے اور لا تقربوا الصلوٰۃ کو پڑہکر نماز چہوڑ دیجئے۔ ماشاء اللہ کیا جناب کی لیاقت
اور سمجہ ہے آپ نے جہلا کے بہکانے کو لکہا ہے۔ کہ اگر خلفاء اچہے نہ تہے اور حضرت علی مین اور اونمین
اتحاد نہ تہا تو کیون آپ نے بیٹون کے نام اون کے نامون پر رکہے۔ شیعہ اسکا یہہ جواب دیتے ہین

کہ ناموں کا اچھا برا کیا جو جی چاہو رکھلو - میں نے کہا - شیعہ لوگ پھر یزید و شمر کیوں نہیں نام رکھتے
اسپر شیعہ کچھ جواب نہیں دیتے - اگرچہ میں تفضیح الکاذبین میں اسکا جواب لکھ چکا ہوں - مگر تھوڑا سا
یہاں بھی سہی - آپ کی تحریر سے بخوبی ثابت ہوتا ہے کہ یزید اور شمر اور حضرت عمر ایک ہی رتبہ کے تھے
ورنہ آپ کے یہاں علماء اپنا نام یزید نہ رکھتے ملاحظہ ہو - یزید ابن ہارون - یزید ابن زریع - یزید الکمیت
لیکن حضرت عمر کی طرفداری میں اسکو آپ نے مرد مسلمان میں درج کرکے اپنی شرمندگی مٹانی چاہی کہ
شداد آپ کے نزدیک کیسا تھا - جو متفق علیہ کافر تھا پھر آپ کے ایک عالم کا نام شداد بن حکیم ہے - یہہ آپ ہی
لوگوں کا شیوہ ہے جو ایسے نام رکھے جاتے ہیں - اب شداد اور یزید کے ہمنام ہونے کی وجہ سے ان
علماء کی تکفیر کیجئے - اگر کوئی شیعہ عمر وغیرہ نام رکھہ لیگا تو اوسپر اور شیعہ حضرت عمر والے الفاظ استعمال کرینگے
کیونکہ حضرت علی کے سامنے لعن کا رواج تھا اسلئے نام رکھے گئے تھے - اور جب سے آپ کے
جد امجد معاویہ صاحب نے لعنت کا رواج دیا تو شیعوں نے اس نام کو اسی لحاظ سے چھوڑ دیا کہ کبھی
ہمارے برادر ہم پر بھی لعنت کرنے لگیں - نمبوری صاحب فرماتے ہیں کہ شیعوں کے اماموں میں
آپس میں جھگڑا رہا کرتا تھا - آپ کی تحریر سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ اونکو امام نہیں سمجھتے - کیونکہ
آپ کے یہاں تو دہنے جولاہے تک امام ہوتے ہیں - میری سمجھہ میں نہیں آتا کہ یزیدی لوگ
کیوں اسقدر جھوٹ گھڑتے ہیں - سوائے اسکے کہ حضرت عمر کے عیوب چھپانیکو انبیاء تک کو
خاطی اور گنہگار ثابت کرتے ہیں - اے خلیفہ جی کے شیدا آپ نے محمد ابن حنفیہ کے معاملہ کو جھگڑا
سمجھا یہہ ذکر روضۃ الصفا میں اور شواہد جامی میں ہے جو دونوں سنی ہیں آپ کو اسکی اصلیت
کب معلوم ہو سکتی ہے جب تک اہلبیتؑ سے تمسک نکریں - اسکی اصلیت یہہ ہے کہ جب
جناب زین العابدینؑ آپ کے حضرت یزید کے قید سے چھوٹ کر آئے تو مدینہ اور مکہ میں
اور قریب قریب تمام عرب میں تمام لوگ یزیدی اور عمری ہو گئے تھے - پس محمد ابن حنفیہ نے
یہہ خیال کرکے کہ یہہ لوگ ایسے نیک نہیں ہیں کہ امام زین العابدینؑ کو امام تسلیم کرینگے
لہذا مدینہ میں خود دعوی امامت کیا کیونکہ یہہ مرکز اسلام تھا اور مکہ میں جاکر حجر اسود کے سامنے
پہلے اپنا دعوی امامت پیش کیا - جب حجر اسود نے امام زین العابدینؑ کی امامت پر شہادت دی

تو فوراً بھتیجے سے بیعت کرلی - اگر اب بھی آپ نہ سمجھے ہون تو پھر مین بتاتا ہون کہ امین اونہون
نے دو مصلحتین سوچی تہین - اول یہہ کہ اہل مدینہ و اہل مکہ بڑے ہی سخت لوگ تہے مال دنیا
کے لالچ مین شمری و عمری بنگئے تہے - وہ زین العابدین کو امام نہ مانتے لہذا حضرت علی کا بیٹا ہونیکی
وجہ سے اونہون نے دعوی امامت کیا کہ یہہ لوگ مجہہ کو جہٹ پٹ امام تسلیم کرلینگے اور زین العابدین کو
کہین آپ کے حضرت زید کا قیدی کہینگے کہین سنیون کے خلیفہ برحق کے باغی کہینگے اور ان کی
امامت کو قیامت تک نہ مانینگے (جسکی نظیر آج آپ لوگ موجود ہین) بس اونہین کے خاص خاص
لوگ دونون چچا و بہتیجے کے ساتہہ گئے -

دوسری مصلحت یہہ تہی کہ امامت حقہ کے لئے حجر اسود معجزہ دکہادیگا تب ان کمبختون کو
کوئی عذر نہ رہےگا - اسلئے آپ نے امامت کا دعوی کرکے حجر اسود کے سامنے عوام الناس کے
مقابل زین العابدین کو امام تسلیم کیا اس سے بہتر کوئی ذریعہ امام زین العابدین کی شہرت کا نہین
ہوسکتا تہا مگر آپ لوگون کو اسکی تمیز کہان سے آئی بقول شخصے کہ ؎

چشم بد اندیش کہ برکندہ باد ۔ عیب نماید ہنرش در نظر ٭

مثل آپ لوگون کی اگر زید شہید اور جعفر کذاب نے دعوی امامت کیا تو آئمہ طاہرین کا کیا ہرج ہے
اور شیعون کا کیا نقصان ہے شیعہ نے تو محمد ابن حنفیہ اور زید اور جعفر کو کبھی امام تسلیم نہین کیا اور اگر
کوئی جہگڑا کرے تو جہگڑنے والے کو اپنا اختیار ہے قاعدہ عام ہے کہ ہر جہگڑا کرنے والے کے
ساتہہ خواہ وہ حق پر ہو یا ناحق پر دشمن بہت سے پیدا اوسکے ساتہہ ہی ہوجاتے ہین - بمصداق ہندی
مثل کے کہ لچ بڑے پرمیشر سے - جیسا کہ آپ کے حضرت عمر صاحب گہر پہونکنے کو چڑہ دوڑے
تو اونکا کسی نے کیا کرلیا - کتب خانہ مصر و ایران پہونکدیا اور کثرت سے علوم کو دنیا سے
گم کردیا تو کسی نے کیا کرلیا - قاعدہ ہے کہ جس سے جسکو نقصان پہونچتا ہے وہ اسکو برا کہتا ہے
اور جو لوگ فائدہ اوٹہاتے ہین وہ اوسکی تعریفین کرتے ہین جیسا کہ مرہٹہ مین جہنڈا سنگہہ ڈاکو تہا
جن لوگون کو اوس سے فائدہ پہونچا ہوگا وہ ضرور ابتک اوسکے مداح ہون گے - شیعہ کے
نزدیک اماموں مین کبہی آپس مین جہگڑا نہین ہوا - یہہ کارروائی ہی سنیون کی تہی جیسا کہ ابو حنیفہ

زید کو ادبہار دیا اور لوگون کو اون کی امامت کا فتویٰ دیکر کچھہ مال بہی اون کے پاس بہیجدیا اور بہانہ کرکے اپنی جان بچاکر اور اپنے ساتہیون کو علیحدہ کرکے زید کو لڑائی پر چڑہا دیا جسمین بڑی حکمت یہہ رکہی تہی کہ جسطرح سے بن پڑے خاندان نبوی کے آدمیون کو کٹوا کر نبی کا نام و نشان ختم کا خاتمہ کر دون مگر مشیت الٰہی اسکے خلاف تہی اسیوجہ سے حضرت پیران پیر نے ابو حنیفہ کو رافضی لکہا ہے - یہہ تو یزیدیون کا ہی طریقہ ہے کہ خدائی کے مدعی نبوت کے مدعی ہونے لگتے ہین جیسا دُہنے نے انا الحق کہا اور مرزا قادیانی نبوت کا دعویٰ کر رہے ہین مگر یزیدی ہین کہ کہٹا کہٹ اونکو ولی اللہ تسلیم کیئے جاتے ہین - کہین آئے دن مہدی پیدا ہوتے رہتے ہین - آپ کو تو حضرت عمر کے طفیل مین یہہ بہی نہین معلوم کہ امام کیونکر ہوا کرتا ہے - شیعہ کسی شخص کو امام تسلیم نہین کر سکتے جب تک کہ باضابطہ اسرار امامت اوسکے سپرد نہوئے ہون اور بفرض محال آپ یہی ہٹ دہرمی کرین کہ جہگڑا کرنے والے بہی امام تہے - (جیسا کہ آپ کے یہان دہنے جلاہے تک امام بنجاتے ہین) تو مین آپکی جہالت ثابت کرتا ہون کہ اگر آپ کے نزدیک ہر مدعی امامت امام تہا تو آپکو ماننا پڑیگا کہ جناب رسالتمآب کے مقابلہ مین جو لوگ مدعی نبوت ہوتے تہے وہ بہی نبی تہے - ای یزیدیون تم کہان تک اپنے دوستون کے عیوب چہپاؤگے مین ثابت کرتا ہون - کہ خداوند کریم نے ازل سے اس نام کو بے وفا قرار دیا ہے کہ یہہ کسی ذی روح سے وفا ہی نکرے گا اور صرفی اور نحویون نے بہی انہین دو چار نامون کو جنجہوڑا ہے اور واضعان آئین و قوانین نے بہی جہان پر بُرے کامون یا جہگڑے کی مثالین دین ہین تو - زید - عمر - بکر - خالد ہی کو پکڑا ہے - پہر آپ فرماتے ہین کہ رسول خدا کی حدیث ہی کہ خلافت تیس سال تک رہے گی اور چار خلفاء پر ختم ہوگی آپ نے اوسکی تفصیل کرکے حضرت علیؑ کے وقت تک ساڑہے اونتیس سال قرار دئے - پہر آپ لکہتے ہین کہ حضرت کی پیشین گوئی پوری ہونی چاہئے تہی تو مہاجرین و انصار نے ملکر امام حسنؑ کو چہہ مہینے کے لئے خلیفہ بنایا ماشاءاللہ یہہ تو یزیدیون ہی کو جرأت ہے کہ حضرت عمر کی طرفداری مین رسول تو درکنار قرآن کو بہی

جہٹلاوین - اچہی یک طرفہ حدیث گڑہ کر جہلاء کو دہوکہ دیا یہہ تو فرمائے کہ جب ان چارون
ہی کے لئے خلافت کے آلات اور اسباب اوترے تہے تو یہہ پانچوان کیونکر خلیفہ بنا اور چہہ مہینے
کی کمی رہکر حدیث رسول جہوٹی ہوئی آپ نے تو اس حدیث کو گڑہکر حدیث کی بہی ٹانگ
توڑ دی اور اوسکا نام پیشین گوئی رکہہ لیا حالانکہ حضرت عمر نے آپ کو اتنی تمیز نہین دی کہ حدیث
اور پیشین گوئی مین کیا فرق ہوتا ہے - مین آپ کو بتاتا ہون حدیث رسول بموجب حکم خدا کے
وما ینطق عن الہوا - الی آخرہ کے ہوتی ہے چونکہ بحکم عالم الغیب ہوتی ہے لہذا ذرا بہی غلط نہین
ہو سکتی - اور پیشین گوئی رمال و نجومی کرتے پہرا کرتے ہین جو اکثر جہوٹی ہوتی ہین - تو گویا حضرت
عمر کی طرفداری مین آپ نے اپنے رسول کو پیشین گوئی کرنے والا رمال یا نجومی قرار دیا
اور اوس حدیث کو بہی اڑا دیا جو متفق علیہ ہے کہ میرے بعد بارہ خلیفہ ہونگے اور سب قریش سے
ہون گے کہئے دونون مین کونسی حدیث صحیح ہے - اے خلیفہ جیکے شیدا اگر وہ سی سالہ حدیث
صحیح ہوتی تو یہہ حدیث اسطور پر واقع ہوتی کہ میرے بعد بارہ شخص حکومت کرینگے جسمین سے چار
تو خلیفہ جی ہون گے باقی بادشاہ ہونگے مگر اس اندہیر کو دیکہئے کہ کہین تو چار ہی آدمیون تک
خلافت مانی ہے کہین بارہ خلیفہ قرار دے لئے پہر اس اندہیر کو دیکہو کہ اوس سلسلہ کا سوت
کاتے کاتے سلطان روم تک کو خلیفہ بنا ڈالا - اب ان کور بختون سے کوئی دریافت کرے
کہ جب امام حسن کو چہہ مہینے کے لئے خلیفہ بنایا تو فہرست خلفا مین کیون نہین نام رکہا اور یہ کہ
اگر چار دن خلیفہ تین چار ہی سال کے اندر وفات پا جاتے تو تیس سال کیونکر پورے ہوتے مگر
یزیدیون کے نزدیک تو سب انہین کے ہاتون مین ہین چاہین سو بنا ڈالین انکا رسول تو
نجومی و رمالون کیطرح پیشین گوئی کرتا پہرتا ہے اور امت اوسکو کہینچ تان کر پورا کردیتی ہے
پہر ایک حدیث یہہ بہی ہے کہ جب تک یہہ بارہ خلیفہ نہون گے اوسوقت تک اسلام رہیگا
اب ان بدبختون سے پوچہا جاوے کہ بارہ خلیفہ تو تمہارے علماء نے ختم کردئے کہانتک اونکی تحقیقات گہ
ٹاؤ گے اب تم خلاف حدیث کیسے مسلمان ہو اور اب یہہ امام محمد مہدی تیرہوین امام ہون گے
اب ان تیرہوین امام کی پیدایش کی بہی کوئی حدیث گڑہو - پہر آپ فرماتے ہین کہ تاریخ اسیواسطے

شیعون سے مباحثہ نہین کرتے کہ یہہ حق پر نہین ہین - سبحان اللہ آپ کی لیاقت ملاحظہ ہو
نہٹوری صاحب آپ کی ان روباہ بازیون کی داد تو آپ کو حضرت عمری دے لینگے ذرا
حضرت عمر بخت کی قسم کہا کر ایمان سے کہنا کہ آریہ لوگ دین اسلام کے مقابلہ پر مباحثہ کرتے ہین یا
فرقے فرقے سے وہ تو دین اسلام کے مقابل بحث کرتے ہین سنی اور شیعہ کا نام نہین لیتے مگر
مین بتاؤن کہ یہہ یزیدی اسقدر حیا سے دور ہین کہ جب دباؤ پڑتا ہے تو دوڑ کر شیعون کے
آگے ہاتھ پھیلاتے ہین اور پاؤن پڑتے ہین اور جب کام نکلجاتا ہے تو منافقانہ کارروائی
کر کے حضرت عمر کی سنت پر جا بیٹھتے ہین مین آپکو قدرت کی جانب سے مثال دیتا ہون
کہ جب دنیا مین کفر وارتداد بڑھ جاتا تھا تو خداوند کریم انبیاء کو مبعوث کرتا تھا جن مین کے تھوڑے
آدمی ایمان لاتے تھے اور بہت عذاب مین مبتلا ہو کر فی النار ہوتے تھے - اب دنیا کا قاعدہ
سمجھ لیجئے کہ جب چور - بدکار - ڈاکو - باغی - کثرت سے ہوجاتے ہین تو گورنمنٹ قانون کو سخت کردیتی
ہے اور اونکے سزا دینے کو فوج و پولیس کو تعینات کیا جاتا ہے مگر نیک لوگون کو نکوئی ستاتا ہی
اور نکوئی اونسے بولتا ہے - البتہ کبھی کبھی بدون کے پڑوس کی وجہ سے نیک بھی پسنس جاتا ہے
چونکہ یزیدیون کے اعمال وافعال قبیحہ حد سے تجاوز کر گئے ہین لہذا قدرت کی جانب سے تو قحط پر قحط
اور وبا نازل ہونے لگی جن مین کوئی کوئی شیعہ بھی بوجہ تعلقات یزیدیون کے مبتلا ہوجاتا ہے -
اور دنیا مین یزیدیون کے پریشان کرنے کو ایک ایسا فرقہ پیدا ہوگیا ہے کہ جنمین ابھی جاہل
کثرت سے ہین اور عالم کم مگر شمریون کا ناک مین دم کر رکھا ہے جنکا نام آریہ ہے وہ ابھی تک
شیعہ کے طریق سے بالکل ناواقف ہین لہذا آپ ایک کام کیجئے کہ شیعہ کی اور اپنی کتب اونکے
ہاتھہ مین دیدیجئے چونکہ وہ غیر مذہب ہین لہذا وہ خوب نتیجہ نکال دینگے کہ مسلمانون مین کونسا
فریق حق پر ہے اسلئے مین مجبوراً آپکے سچے مذہب کا آئینہ آریون کے سامنے پیش کرونگا
جب آپ مانینگے -

اب مین فرق دکہلاتا ہون کہ بقول آپ کے اور تیرے پوری کے جب شیعہ مذہب کی رفتار
قیاس سے باہر ہے تو ذرا اسمین کوئی بیلائی ہے اور بلاشک اسمین پڑھے لکھے تحقیق کر کے

داخل ہوتے ہین۔ دہنے۔ جلاہے اور پاجی اقوام کم ہوتی ہین اور انشاء اللہ آے دن اسکو ترقی ہوتی رہیگی منجملہ بہت سی باتون کے صرف پانچ نام پیش کرتا ہون جن مین سے چار صاحب بفضلہ زندہ موجود ہین اونسے بذریعہ تحریر آپ دریافت کرلین۔

اول شیخ احمد صاحب مرحوم دیوبندی۔ دوسرے حسام الدین صاحب نجیب آبادی۔ تیسرے شیخ حبیب احمد صاحب سہارنپوری۔ چوتھے قاضی فقیر علیصاحب ساکن کانگڑہ جنھون نے بعد تبدیل مذہب بہت سی کتب لکھکر سنیون کا کچا چٹھا کھولکر عالم سنت پر دہا نازل کردی۔ پانچوین مولوی مقبول احمد صاحب کہ جنکے وعظ سے اکثر شخص ایمان لائے اور شمریون نے جلکر نالش پر نالش شروع کردین چونکہ اکثر اہلکار سنی المذہب ہین تو اونہون نے جھوٹی رپوٹین کرکرکے اور پیچ پر حکام کو بہکا بہکا کر اونکی صورت کو ڈراونا ظاہر کرکے لولو کا باپ یعنے الولولو بنا دیا اور کسطرح ستانے و نقصان پہونچانے سے یہہ شمری باز نہین آتے۔

چونکہ میرے ریویو کو بہت طول ہوجاویگا لہذا امین تہوری صاحب سے گزارش کرتا ہون کہ شیعون کے تو آپ ناحق منہ لگتے ہین وہ آپ کو ترکی بہ ترکی جواب دینگے۔ جسپر یزیدیون کے مرچین لگجاتی ہین مگر آپ ظفر المبین کے مسائل ملاحظہ کیجیے تو یقیناً آپ کو اپنے مذہب پر وہ جھوٹون والی آیت پڑہنا ہوگی اور کچھہ عجیب نہین ہے کہ اوسکے مقابلہ مین آپ شیعہ مذہب کو ہزار درجہ پاک وصاف سمجھین۔

فارق صاحبان نے نہج البلاغت کے خطبہ کو بالکل غلط لکھا ہے۔ وہ اوسوقت کا ذکر ہے کہ جب جناب امیرؑ مسجد کوفہ مین منبر پر تھے اور لوگ آپ کے گرد جمع تھے۔ تو آپ نے فرمایا تھا کہ تم مین بہت سے لوگ ایسے ہین جنکو مین جانتا ہون کہ حاکم شام کی اطاعت کروگے اور مجہپر سب اور دشنام کروگے۔ مگر مین آپ کی راے کے بموجب اوس ترجمہ کو تسلیم کرکے جواب دیتا ہون کہ اس سے تو عین فضل اور بزرگی جناب امیر کی ظاہر ہوئی جیساکہ عموماً قاعدہ ہے کہ جب ننگے لچے آپس مین جھگڑا اور فساد کرتے ہین اور اوسوقت کوئی بزرگ آدمی آجاتا ہے تو وہ اونسے یون کہتا ہے کہ بھائی آپس مین جھگڑا فساد مت کرو جاؤ مجھی کو برا کہلو

جتنی چاہو گالیان دے لو - مگر لوگون کی عاقبت مین خلل بٹ دالو - تو فرمائے کہ اگر
اوس بزرگ کو گالیان بہی دے لین جائین تو اوسکا کیا ہرج ہے - وہ تو ویساہی بزرگ
رہیگا - بلکہ اوس نے اس ذریعہ سے فساد کو رفع کر دیا - اسیطرح اگر جناب امیر نے
فرمایا کہ تم اونکی تابعداری کرنا اور مجہبر گالی گلوچ بکنا تو جناب امیر کا کیا نقصان ہوا - بلکہ لوگونکو
ظالمون کے ہاتون سے اور قتل ہونے سے بچا دیا - مگر آپ لوگ یون نہ مانینگے - مین
پہر آپ سے قرآن کی آیت کا انکار کرا کر آپ کو خلیفہ جی کی قدمبوسی کے لئے بہیجتا ہون - سنئے
جیسا جناب امیر نے فرمایا بجنسہ خداوند کریم قرآن شریف مین فرماتا ہے - سورہ نحل ملاحظہ ہو
مَنْ کَفَرَ بِاللّٰہِ بَعْدَ اِیْمَانِہٖ اِلَّا مَنْ اُکْرِہَ وَقَلْبُہٗ مُطْمَئِنٌّ بِالْاِیْمَانِ الی آخر
ترجمہ - جو شخص کہ کافر ہوا ساتہہ اللہ کے بعد ایمان اپنے کے - مگر جو شخص کہ زبردستی کیا گیا
اور دل اوسکا مطمئین ہے ساتہہ ایمان کے - اور لیکن وہ شخص کہ کہولے سینہ کو ساتہہ کفر
کے پس اوپر اون کے غضب ہے اللہ سے - ملاحظہ کیجئے کہ خدا کیا فرماتا ہے جس سے
صاف طور پر تقیہ ثابت ہوتا ہے - اب اوٹہئے اور حضرت عمر کی حمایت مین اپنی دیوانگی کے جوہر
دکہلائے - پہر آپ لکہتے ہین کہ حضرت علی نے جنگ صفین مین اپنے سپاہیون کو ممانعت کی
کہ تم گالی گلوچ مت بکو وہ ہمارے بہائی ہین - یون تو ہر مسلمان آپس مین بہائی ہے مگر
اس سے کونسا فخر معاویہ کو ہوگا - بلکہ اس سے حضرت علی کی فضیلت اور شرافت اور خلق
محمدی کا اظہار ہوتا ہے - کہ تم اپنی زبانون کو گندہ مت کرو اور دوسرے فریق کا باجی پن
ظاہر ہوا - فاروقی صاحب نے بہت تعجب کیا ہے کہ فلان کتاب شیعہ مین دختر مہتر امیر المومنین
لکہا ہے - مگر اونکے دماغ کو عمر صاحب کے محبت نے وہ چکر دیا ہے کہ نہ ربط عبارت کو جانسکے
ہین اور نہ دختر مہتر کے معنی سمجہے - کہ بڑی لڑکی صاحب عزت و احترام کو کہتے ہین - بلکہ
یہہ لکہہ مارا کہ ہمارے یہان مہتر خاکروب کو کہتے ہین - یہہ آپ ہی کی لیاقت ہے کہ فارسی
کے محاورہ کو اردو سے برابر کیا - مگر مین آپ کی تائید کر کے بتاتا ہون کہ اس موقع پر آپکی
اپنی طرف خیال کر کے ایسے معنی لگائے ہین - جیسا کہ آپ ہی لوگون نے - نائی اور درزی کا

نام خلیفہ رکہا ہے اور حضرت ابوبکر اور عمر کو بہی خلیفہ کہتے ہو۔ اسلیئے ایسا خیال ہوا۔ پہر آپ
لکہتے ہین کہ بس جی بس معلوم شد بافندگی بافندگی۔ اونکو شرم نہ آئی کیونکہ بافندگی تو اون قوم
مین ہے جسکا امام جولاہہ ہو۔ آپ لکہتے ہین۔ کہ تنویر البیان مین۔ اهدنا الصراط
المستقیم کو معنی یہہ لکہتے ہین کہ اس سے مراد حب علی ہے۔ تو اس حساب سے علی
کس علی کی حب چاہتے ہونگے۔ اور رسول خدا کا تو خدا ہی حافظ ہے۔ مین نے اونکے
پاس تنویر البیان بہیجی کہ دکہاو کہان لکہا ہے۔ تو جواب ندارد۔ اور اگر اس سے مراد
حب علی ہی ہے تو کیا بجا ہے حضرت نے فرمایا ہے کہ علی میرا نفس ہے مین اوس
سے ہون اور وہ مجہسے۔ لہذا جسکو حب علی نہوگی اوسکو حب رسول بہی نہوگی۔ اور جسکو حب
رسول نہوگی وہ کافر ہے۔ کیونکہ اوسکو حب خدا بہی نہین ہوسکتی۔ مگر یون آپ بتلینگے
فرمائے رسول اللہ ہر رکعت مین اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ پڑہتے تہے یا نہین
اور استغفار پڑہتے تہے یا نہین۔ اور درود پڑہتے تہے یا نہین۔ تو کیا سنیون کے
اعتقاد کے بموجب رسول خدا راہ راست پر نہ تہے جو ہر وقت نماز مین ایسی دعا
کرتے تہے۔ اور اگر تہے تو تحصیل حاصل کرکے کیون فعل عبث کرتے تہے۔ اور کیون
استغفار کرتے تہے۔ اور کس محمد اور اوسکے آل پر درود پڑہتے تہے۔ اگرچہ مجہے ان
باتون کے جواب معلوم ہین۔ مگر مین جاہل سنیون کو آگاہ کرنا نہین چاہتا مین مناسب سمجہتا ہون
کہ سنیون کے خدا کو دوزخ مین اپنی ٹانگ نہ ڈالنی پڑے۔ اور یہہ خود اوسکا بیٹ بہرین۔
فارق صاحب نے اپنا گنوارپن یون ظاہر کیا ہے۔ کہ ایک جاہل نااہل نے سورہ کوثر
تمسخر کیا ہے۔ مگر اونکو ایسی بات لکہتے ہوئے شرم نہ آئی۔ مین بتاتا ہون کہ وہ جاہل نااہل سنی ہے
کیونکہ شیعہ بقاعدہ صرف ونحو غلط ترجمہ کرتے ہین۔ یہہ جرأت تو سنیون کو ہی ہے۔ کہ حضرت عمر کی
محبت مین دیوانے ہوکر جو چاہین بک دین۔ حدیث سے انکار کر بیٹہین۔ قرآن سے انکار
کردین۔ چنانچہ ایک فقیر نے جنکو سنی ولی اللہ مانتے ہین میرے سامنے آمنت باللہ کے
معنی یون بیان کئے۔ کہ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ۔ بی آمنتون کے یہان ایک بلاؤ کا حوالہ دیا

وہ اونکی ملائی کہا گیا - وَكُتُبِهٖ - اور انہون نے او نکو کتے سے پہڑوا دیا - وَرُسُلِهٖ
اور پہر اوسکو رسی سے باندہ دیا - وَالْيَوْمِ الْآخِرِ - اور وہ آخر ہوگیا یعنی مرگیا - والقدر خیرہ
وَشَرِّہٖ من اللہ تعالی اور اوس نے اللہ کی طرف سے اپنی برائی اور بہلائی کو بہگتا - وَالْبَعْثُ
بَعْدَ الْمَوْتِ اور وہ بعد مرنے کے باسی ہوگیا اور سڑ گیا - تو اوسے پہینکدیا - جناب اس قسم کی
جرأت سنیون کو ہی ہوتی ہے -

پہر فارق صاحب نے حدیث طینت کو لکہا ہے - اسکی تکلیف کو نا حق کی - کیونکہ یہہ قول شیعون
کے امام کا ہے - حضرت عمر وغیرہ کا نہین ہے - مگر سنیون کے یہان بہی حدیث ہے کہ
کفار کے اعمال حسنہ مسلمانون کو ملجاینگے - اور مسلمانون کے خراب اعمال کفار کو منتقل
ہوجاینگے - اسیطرح شیعون کے یہان یہہ حدیث ہے - گویا برائی برائی سے اور بہلائی
بہلائی سے ملکر کل شئے یرجع الی اصلہ کو ثابت کریگی - درحقیقت جو شخص اوس شیرین آب
کی مٹی سے پیدا ہوا ہو - وہی معصوم ہے - لہذا کوئی شخص سوائے انبیا اور ائمہ
کے اوس مٹی سے نہین پیدا ہوا - اور شیعہ اسی لئے گناہ ہی کرتے ہین کہ اونمین اور
شیرین چشمہ کی مٹی کے ساتہہ اس بدسرشت چشمہ کی مٹی ہی ملگئی ہے - ورنہ یہہ ہی معصوم
ہوتے -

فارق صاحبان نے جو بغیر کتب شیعہ کے دیکہی جہوٹی احادیث جناب سیدہ اور جناب امیر
کے رنجش کی لکہدین اونکو یہہ خیال نہ ہوا کہ شیعہ جناب سیدہ اور ائمہ کو معصوم مانتے ہین
اور ایسے اشخاص جو مصداق ایسے احادیث کے ہون وہ ہرگز معصوم نہین ہوسکتے شرط
عصمت کے خلاف ہے - ممکن ہے کہ شیعون نے سنیون کے یہان سے ایسی احادیث
لکہکر قدح کی ہو - بس آگے پیچہے کچہہ نہ دیکہا - اور قسم کہانے کو گنجایش مل گئی کہ کتب
شیعہ مین ہین -

نہٹوری صاحب تقیہ کے مسئلہ پر آمیکی نسبت بہت برے الفاظ سے پیش آئے ہین مگر ائمہ
تو آدمی تہے سنیون کے اصطلاح مین تو اونکا خدا ہی مکر کرتا ہے ٹہٹہے کرتا ہے خود گناہ کراتا ہے

خود سزا دیتا ہے - دوزخ مین اپنی ٹانگ ڈالیگا - نوح کا طوفان خود ہی پیدا کیا مخلوق کو
ڈبو دیا اور خود ہی جا بتنگ ہوا یا کہ اوسکی آنکہین دکہنے لگین او فرشتہ عیادت کو آئے
عجب اندہیر نگری چوپٹ راج ہے تقیہ کو مین قرآن سے ثابت کرتا ہون اور بغیر تقیہ کے
کوئی قوم ترقی نہین کرسکتی مگر تعجب ہے کہ شیعہ کا تقیہ تو قابل نفرت جو اون کے یہان جایز ہے
اور سنی اوسکو سخت برا بتاتے ہین مگر سنی جا رجا ر پیسہ پر صریح جہوٹ بولتے پہرین تو کچہہ گناہ نہین -
منصور الصاحب نے یون اپنی لیاقت بگہاری ہے کہ شیعہ کی کتابون مین حدیث لکہی ہے
کہ حضرت علی نے فرمایا کہ مین اور رسول اللہ مدینہ مین پہر رہے تھے تو ایک شخص نے جس کی
داڑہی بہت گنجان تہی پہلے رسول اللہ کو سلام کیا پہر مجہے کیا کہ تجہپر سلام ہو اے خلیفہ چہارم
مین نے حضرت سے دریافت کیا کہ یہ کون تہا تو حضرت نے فرمایا کہ حضرت خضر تھے یالشاء اللہ
سید صاحب کی لیاقت تو ملاحظہ فرمائے کہ صحاح ستہ تو خلافت کے جہگڑے سے بہری پڑی
ہین جب ایسی حدیث جناب امیر سے مروی ہے تو کیون آپنے ہر خلافت گردی مین بحث پیش کی
اور جناب رسولخدا پر کیسا بڑا الزام عاید ہوتا ہے کہ کبہی نہ آپنے حضرت علی سے فرمایا کہ تم چوتھے خلیفہ ہو
نہ کہین خدا نے بذریعہ جبرئیل حضرت کو آگاہ کیا کہ علی کو مطلع کردو کہ تم چوتھے خلیفہ ہو تو گویا رسالت مین
نقص رہا کہ بڑا پورا جہگڑا چہوڑ گئے - شاباش رے سنیون حضرت عمر کی طرفداری مین تمکو یہ بہی
خیال نہین رہتا کہ اپنے نبی پر پورا الزام آتا ہے - مہربانی کرکے وہ کتاب شیعہ مجہے دکہائیے
جس مین یہ حدیث لکہی ہے ورنہ اپنے کو مصداق جہوٹون والی آیت کا بنائیے مگر سنیون سے
ایسی باتون کا صدور کچہہ تعجب نہین ہے جبکہ ابو حنیفہ کو بہی انبیا سے بڑہا دیا اور انبیا کو جاہل
قرار دیا کہ حضرت خضر ابو حنیفہ سے فقہہ پڑہا کرتے تہے جب ابو حنیفہ مرگئے تو خضر نے دعا کی اور صبح کے
وقت وہ ابو حنیفہ کے قبر پر فقہہ پڑہنے جایا کرتے تے - بہلا ان کو کچہہ تمکو یہ نہ سوجہا کہ حضرت خضر
کس ہستہ پر حکمران ہین جسکے لئے فقہہ پڑہتے تہے - افسوس ابہی تمہارے گناہون کی کشتی نہین
بہری ہے -

فارق صاحب خاتمہ جناب سیدہ پر بہت بگڑتے ہین مگر اونکو معلوم نہین ہے کہ سب شیعہ متفق ہین

کہ آپ کی وفات ۷۵ دن بعد جناب سولخدا ہوئی اور سبب وفات وہی اسقاط محسن ہے مگر اونکو اپنی ہی خبر نہیں پیدایش اور وفات جناب سید المرسلین کی صحیح تاریخ نہیں جانتے اور مختلف بنا رکہیں ہیں۔ تہبے پوری نے خلاف عبارت شکوہ جراٗت کرکے اور تعصب مین آنکہین بند کرکے اوس عبارت سے یون جہلا کو دہوکہ دیا ہے کہ حضرت ابوبکر کو گالیان دینے والا رافضی تہا اور حضرت ابوبکر نے اوسکی بعض باتوں کو رد کیا تو حضرت کو اسکئے ناگوار ہوا کہ وہ کافر رافضی تو خود ہی دشنام دہی سے کافر ہو گیا تہا جواب کی ضرورت نہتی ذرا حضرت عمر کی روح سے مشورہ لیکر لکہا ہوتا تو وہ بتا دیتے کہ ؎ بر کس از دست غیر می نالد ✤ عمر از دست دوستان فریاد۔ وہ یہہ کہتے کہ تم لوگ دوست بنکر مجہسے سخت دشمنی کر رہے ہو شیعہ بچارہ ہمکو کچہہ نہیں کہتے مگر تم اونکو سنا سنا کر سب کچہہ کہلاتے ہو تمنے ترجمہ عبارت کا بالکل غلط اور جہوٹ کیا ہے اور تم لوگ دنیا مین سب سے زیادہ جہوٹے اور بدباطن ہو۔

ہان فارق صاحب تمام جاہل بریدیون اور حضرت عمر کی روح آپ کے قربان ہو جائے۔ آپ کی لیاقت او تحریر سے کئی باتین ثابت ہوئین اسلئے شیعہ تحریری مناظرہ کو پسند کرتے ہین کہ پہر انکار نہین ہو سکتا۔ اول یہ کہ جنکو آپ نے رافضی سمجہہ رکہا ہے وہ حضرت کے سامنے موجود تہے جنمین کا ایک شخص حضرت ابوبکر کو گالیان دے رہا تہا لہذا رافضی بریدیون سے پہلے ہین تو پہر عبد اللہ ابن سبا کیونکر مذہب رافضی کا بانی ہو گیا یا حضرت پیران پیر کی طرح اوسکی روح ہی مذہب ایجاد کرنے کو آگئی جیسا کہ پیدایش سے صدہا سال پہلے اونکی روح نے معراج مین پہونچکر حضرت کو کاندہے پر اوٹہا لیا تہا۔ کہین اسبات پر فاضل بجنوری لشٹہ لیکر آپکو ارنے نہ آجائین اور کفر کا فتوی دیدین کہ کیون میری رائے کی تکذیب کی۔

دوسرے یہ کہ اوسوقت اسلام کو پوری قوت حاصل ہو چکی تہی سنہ ۸ھ کے بعد کا واقعہ ہے تو حضرت نے کیون کافر رافضی کو اسلام لانے کا حکم ندیا نہ حضرت عمر نے تلوار چمکائی نہ چمڑے کا تسمہ دکہا کر ڈرایا۔

تیسرے یہ کہ جب حضرت ابوبکر گالیان سنکر اوسکی بعض باتونکو رد کر رہے تہے تو جیسا دہنی

ملا ہے اور گنوار آپس مین گالی گلوچ بکا کرتے ہین اور اونکو معمولی باتین سمجھتے ہین اسیطرح آپ بہی
مذاق ہو رہا ہوگا اسیوجہہ سے حضرت بہی ہنس رہے تھے پس ان باتون پر غور کرنے سے صاف
ثابت ہوتا ہے کہ وہ حضرت ابوبکر کا کوئی قریبی رشتہ دار تھا اور سنی تھا جو اوسکی اسقدر رعایت
ہوئی کہ آپکے یار غار پر گالیان برستے سنکر حضرت نے اوسکو کچھہ نہ کہا مگر کہانتک جھوٹے نشتر
بھلا مین بہونکوگے ۔

تاریخ الخلفا مین دیکھئے لکھا ہے کہ حضرت ابوبکر بت بڑے گلسند سے تھے اور جانے دیجئے
مدارج النبوۃ ہی مین دیکھہ لیجئے صلح حدیبیہ کے موقع پر انہین بڑے میان صاحب نے عروہ بن
مسعود ثقفی کو کسقدر گالیان دی تھین چلئے کہانتک آپ چلینگے مین آپکو پورے طور پر حضرت
عمر کی خدمت مین پہونچاؤنگا ۔ پہر فارق صاحب لکھتے ہین کہ یہ جو طعنہ لکھا ہے کہ اصحاب ثلثہ جنکی عمر
گناہ کرتے گذری شرابخواری کی بت پرستی کی اسلام لاکر خلیفہ بنگئے مین اور جناب امیر پیدائشی معصوم
محروم ۔ اسپر آپنے وہ لیاقت بگھاری ہے کہ اسکا انعام اونکو حضرت عمر ہی دینگے آپ لکھتے ہین
کہ جناب سیدہ کی والدہ خدیجۃ الکبریٰ اور حضرت شہربانو زوجہ امام حسین ۔ جو کافر فارس کی بیٹی تہین
اونکی عمر شریف کفر کے نذر کرکے اپنے ذمہ جواب لازم سمجھے ۔ یہی ہمارا جواب ہے ۔

اے خلیفہ جی سے کے شیدا انکو تو حضرت عمر کی محبت نے وہ اوٹا کیا ہے کہ اچھے برے کی تمیز ہی
نہین ہے پہلے آپ یہ ثابت کرین کہ حضرت خدیجہ اور شہربانو نے بعد اسلام کونسا گناہ کیا ۔ کبھی حضرت
عمر کی طرح شراب پی ۔ کبھی حضرت عائشہ کی طرح اپنے شوہر دن کے کاندہے پر چڑہکر ناچ دیکھا ۔
گانا سنا ۔ کبھی خلاف حکم رسول اونٹ پر چڑہکر کسی مرد سے لڑنے کو نکلین کہ دیکھو رے لوگون مین
مردمار بی بہی آئی ۔ کبھی بموجب حکم رسول آپنے اوپر کتون کو بہونکایا ۔ کبھی مادر مومنین کا خطاب
پاکر اپنے ہزارہا بچون کو کٹوایا ۔ کبھی اپنے باپون کے لئے خلافت کی کوشش کی ۔ کبھی نعثل پر لعنت
کی ۔ تب ہم اونپر جرح کرین کیونکہ شیعہ ہرگز گنہگار کو اچھا نہین سمجھتے یہ جرات تو سنیون ہی کو ہے کہ انکے
عیوب اور جرائم چھپانے کو انبیا تک مین بہی عیب بنا ڈالے ۔

پہر فارق صاحب ہندہ او ابوسفیان کو حضرت کا سسر اور ساس قرار دیکر سب بڑی رتبہ کے

قائل ہوتے ہین مگر اسکا جواب مجھے وین کہ اگر کسی چمار یا بھنگی کی لڑکی کو مسلمان کرکے کوئی شخص
اپنے گہر مین رکھے او نکاح کرے تو اوس لڑکی کے ماں باپ کیا فخر اس رشتہ سے حاصل ہوگا وہ
تو کافر اور چمار بھنگی ہی رہینگے اسکی اصلیت یہہ ہے کہ بعد مسلمان ہونے کے ابو سفیان کی
بوجہہ اوسکے مفسد ہونے کے کوئی بعزت نکرتا تھا اسلیے اوسنے حضرت سے درخواست کی کہ
میری بیٹی بہت خوبصورت ہے آپ نکاح کرین تو آپ نے منظور کر لیا تھا - پھر آپ دریافت کرتے
ہین کہ تم کس مذہب اختراعی کا فرقہ ہے جسنے اپنے سوتیلے بھانجہ کو مار ڈالا مین بتاتا ہون کہ مذہب
سُنی کا فرقہ ہے اور نام بھی موزون ہے وہ حضرت عمر تو یہہ حضرت عمر اور مناسبت بھی ہے کہ انھون
نے بقول ایک واقدی کے تمام غزوات مین اپنے ماموں کو مار ڈالا تو اوسنے اپنے بھانجہ کو مار دیا
اب آپ سمجھ گئے او ظہوری صاحب نے اون لوگون کو شیعہ علی قرار دیکر طعنہ دیا ہے مگر مین او
قول کو تسلیم کرکے اونہین پر اوس طعنہ کو لوٹاتا ہون کہ اگر شیعیان ہی تھے تو کیا بیجا ہوا جیسے
بعد وفات پیغمبر صحابہ مرتد و منافق ہوگئے تھے ویسے ہی اگر حضرت عمر کی سنت کے بموجب یہ لوگ
دشمن خاندان پیغمبر ہوگئے تو کیا بیجا ہوا کیونکہ ابتدا تو حضرت عمر ہی سے ہوئی ہے -

پھر فارق تھے پوری دریافت کرتے ہین کہ عقیل جناب امیر کے بھائی طرفدار امیر شام ہوکر
شام مین انتقال کر گئے - آیا شیعہ مذہب پر خاتمہ ہوا یا حضرت معاویہ کا طریقہ قبول کیا - آپ کی تحریر سے
ثابت ہوا کہ معاویہ کا طریقہ خلاف دین محمدی تھا اور شیعہ دین محمدی پر ہین - کیونکہ جب شیعونکو
آپ مسلمان نہین جانتے تو یہ کہتے کہ آیا شیعہ مذہب پر خاتمہ ہوا یا دین محمدی پر بہ خلاف اسکے آپ
دریافت کرتے ہین کہ حضرت معاویہ کے طریقہ پر مین آپ کو بتاتا ہون کہ دین محمدی پر زیر عاطفت
اہلبیت اطہار اون کا خاتمہ ہوا - آپ کو یہہ بھی تمیز نہین ہے کہ اون کی قبر مدینہ مین ہے اگر
شام مین انتقال ہوتا تو وہان سے کیونکر لاش مدینہ پہونچ سکتی - مگر آپ یہہ فرمائے کہ انگریزونکی
رعایا ہوکر آپ مذہب نصاری پر مرینگے یا مذہب عمری پر - یا اگر آپ شہنشاہ ایڈورڈ کے نوکر ہوکر
کسی جنگی یا ملکی کام پر جائین اور ووٹ پوٹ ہو جائین تو حضرت یزید کے مذہب پر آپکا خاتمہ ہوگا یا مسیحی
مذہب پر یا دین محمدی پر - اور رجعت کے مسئلہ سے یون آپ یون بگڑتے ہین کہ اگر اسکو تسلیم کر لیا

توتمہی یقین کرلینگے کہ نہ در حضرت عمر وغیرہ اپنی یاداشت بہگتین گے تومذہب چہوڑ بہاگین گے
لہذا سرے سے انکار ہی کردو۔ پہر فاضل صاحب مسئلہ غیبت پر نکتہ چینی کرکے دریافت
کرتے ہین کہ اور اماموں کو کیون غایب ہونا پسند ہوا۔ اور حضرت امام حسین نے کیون تین دن
بہوکا پیاسا رہکر اپنے کو سنیون کے حضرت یزید کے ذریعہ شہید کرایا۔ مین آپکو آپ کے مسلمات سے
انکار کراکر دولت سرائے عمری کی سیر کراتا ہوں بتائے کہ ایک لاکہہ چوبیس ہزار انبیا جو مبعوث
ہوئے اونمین کثرت سے تو مخالفون اور بادشاہون کی قید مین مرے اور کثرت سے
اپنی موت سے مرے مگر یہ حضرت خضرؑ اور حضرت الیاسؑ کیون غایب ہین اور کیا کرتے ہین
یہہ آپ کا ہی مسلمہ مسئلہ ہے۔ فرمائے کہ اور انبیاء نے کیون غیبت کو پسند نکیا جو بہت
سے قتل ہوئے قید ہوئے۔ اور اگر حضرت امام حسینؑ غایب ہوجاتے تو بقول شاہ جی
عبدالعزیز کے رسولخدا کی شہادت کی تکمیل کیونکر ہوتی آپ کے حضرت یزید کا دین جاری
ہوجاتا آپ ہی تہے پورکی مسجد مین گہوڑے او رگدہے باندہتے اور سنت یزیدی پر عمل
کرتے لہذا جسطرح کفار کے ہاتہہ سے انبیاء سلف قتل ہوئے اسیطرح امام حسین حمایت
دین جناب سید المرسلین مین شہید ہوگئے اور جیسے خضر و الیاس غایب ہین اسیطرح حضرت
امام مہدی بحکم خدا غایب ہین جب مصلحت ایزدی ہوگی ظاہر ہونگے۔ آپ چالیس مومنین پر
بہت برہم ہین۔ بہلا آپ مومنین کی قدر کیا جانین وہ چالیس۴۰ مومن ایسے ہونگے جیسے حضرت
علی کہ کسی مصیبت اور عذاب سے نڈرینگے ہر غزوہ مین استقلال اور پامردی سے جان و
مال سے حضرت کے ساتہہ ہونگے نہ ایسے کہ مثل حضرت عمر و ابوبکر کے حضرت کو لڑائی مین چہوڑ
چہوڑ بہاگین اور نہ ایسے مال کے دوست کہ دوسو روپیہ کا اونٹ حضرت کے ہاتہہ نوسو روپیہ
مین فروخت کرین۔ آپنے ناحق اپنے مہدی کو خانہ کعبہ سے نکلتے لکہا ہے کہ مثل آریون کے
اگنی وغیرہ کے ایک دم سے ۲۰۔۳۰۔ سال کے جوان نکل پڑینگے آپ کے یہان مہدیونکی
کیا کمی ہے۔ ایک سوڈان مین تو دوسرا شمالی لینڈ مین۔ تیسرا قادیان مین۔ آئے دن
مہدی پیدا ہوتے رہتے ہین بلکہ جناب ختم الرسالت کے بہی قایل نہین ہین۔ ورنہ قادیانی جب

دعوی نبوت نکرتے - منصور صاحب لکھتے ہین کہ شیعون کے یہان یہہ لکھا ہے کہ حضرت امام مہدی
کے دو لڑکے ہین اور دو ملکون پر حکمران ہین اونکی بی بی کا پتہ بتادین اور اون لڑکون کے ملک کہان ہین
ان کور باطنون سے کوئی پوچھے کہ کسی شیعہ کو یہ تسلیم نہین ہے نہ اونکی شادی ہوئی نہ اولاد بلکہ وہ تو
کم عمری ہین غایب ہوئے ہین ہان کتب شیعہ لاکر میرے سامنے رکہین تو مین دیکہون - ان
یزیدیون کو جہوٹ بولتے شرم نہین آتی - پہر فارق صاحبان نماز جماعت کی حدیث پر شیعون سے
بہت برہم ہین مگر تمیز کہان سے لائین یہ حکم وہان ہے جہان پیشنماز موجود ہو اور نماز جماعت
ہوتی ہو نہ کہ ہر دو نے جلاہے کے پیچہے فاسق فاجر کے پیچہے پہر حدیث گڑہی ہوئی عمر متفق
علیہ لکھتے ہین کہ جسنے برا کہا میرے صحابی کو وہ کافر ہوا حالانکہ مین تفضیح الکاذبین مین لکہہ چکا ہون
کہ سنیون کے نزدیک تو رسول اللہ کو گالی دینے والا بہی قابل قتل نہین ہے مگر مین اونکی
خاطر سے تسلیم کرکے دریافت کرتا ہون - کہ بہلا جی یہہ حدیث صحیح ہے تو جسنے مارا اور پٹوایا
صحابی کو وہ کیسا اپنی کتب مین دیکہیے اور احقاق الحق مین ثابت کیا ہے کہ سیٹھہ عثمان صاحب
نے عمار سے جلیل القدر صحابی کو پٹوایا - عبداللہ ابن مسعود کو پٹوایا - ابوذر سے صحابی کو ذلیل
کرکے شہر بدر کرایا تو انکا ٹہکانا کس اسفل السافلین مین سنیون نے اس حدیث کے ذریعہ سے
بنایا - پہر فارق صاحب سنت والجماعت سے ملقب بنکر آیت قرآنی کو پیش کرتے ہین کہ سنت
من قد ارسلنا قبلک من الرسلنا اور حضرت علی کا قول لکہہ مارا کہ بخدا ہم اہلسنت والجماعت
ہین جسکی بحث توشتی ہین خوب طرحسے کردیگئی ہے مگر اونکو یہ تمیز نہوئی کہ اگر اس سے مراد مذہب ہی تو
دین اسلام کا نام دین محمدی نہوتا بلکہ دین سنت ہوتا مگر احقاق الحق مین ثابت کیا گیا ہے کہ اس
مذہب اختراعی کا نام سنہ ۳۶۲ھ مین سنت الجماعتہ رکہا گیا ہے -
منصور صاحب نے لکھا ہے کہ بہتر فرقہ شیعہ کے ہین جس سے اپنی تہتروین فرقہ کو
ناجی قرار دیا ہے مگر تہتر بین ایسی عقل پر کہ خلاف حدیث کے تاویل کرکے اپنے رسول کو جہوٹا
بناتے ہین بہت اچہا تہتر تو یہ آپ کے حساب سے ختم ہوگئے مگر بتائیے کہ خارجی ناصبی معتزلی
ماتریدی اشعری شافعی مالکی حنبلی نجری قدری وغیرہ جو سنی ہین تو حدیث رسول غلط ہو کر تعداد

بزرگی اگر ہن اونکو اون کے حضرت پیران پیر کی تحقیقات غنیۃ الطالبین سے دکہاتا ہون۔ پیر صاحب اسلام کی تفریق یون کرتے ہین کہ اول اونہون نے دس فرقہ قرار دئے۔ پہر ہر ایک فرقہ کی تفریق کی ہے جس مین فرقہ مرجیہ کو بارہ فرقون پر تقسیم کرکے لکہتے ہین کہ مرجیہ اور قدریہ کو اسلام سے کچہہ مس نہین ہے۔ اور نوان فرقہ مرجیہ کا حنفیہ کو لکہتے ہین۔ پس پیر صاحب کی تحقیقات سے فرقہ حنفی داخل اسلام نہین ہوسکتا۔ لہذا پیر صاحب اور اونکی کتاب کو بہی رافضی کا خطاب دیدیجیے۔ اگر پیر صاحب کی تحقیقات کو غنیہ مین ملاحظہ کرینگے تو آپ کو معلوم ہوگا کہ شیعہ اثناعشری صرف ایک فرقہ ہے باقی سب سنیون کے بہائی بند ہین۔ آپ لکہتے ہین کہ شیعہ امام حسن کو مقطوع النسل بتاتے ہین۔ مگر آپ کو اتنی تمیز نہوئی کہ سادات حسنی کہان سے آگئے۔ لیکن یہہ آپ نے صرف پیر صاحب کو سید بنانے کیلئے گڑہ دیا۔ حالانکہ آپ ہی کے ہان ان کا نام شیخ عبدالقادر جیلانی ہے۔ مین نے کہین نہ دیکہا کہ کوئی شخص سید کو شیخ کے لقب سے پکارتا ہو۔ مہربانی کرکے آپ اپنا نام شیخ اسد علی لکہا کیجیے۔

پہر فارق نے پوری لکہتے ہین کہ حضرت علی نے زیاد ولد الزنا کو حاکم فارس کرکے اوسکی پیچہے مسلمانوں کو نماز پڑہوائے۔ اگر وہ اس امر کو مسلمات شیعہ سے دکہادین تو مین مان لونگا۔ ورنہ اونہون نے اپنی شرمندگی مٹانے کو جاہلون کو ایسا دہوکا دیا ہے تاکہ وہ ہر فاسق و فاجر کے پیچہے نماز پڑہین اصل بات یہہ ہے کہ زیاد سیدنا عثمان ہی کے وقت سے حاکم فارس تہا۔ حضرت علی نے اپنے وقت مین ایک پر النصیحت آمیز خط لکہکر اوسکو سمجہایا جب نہ مانا تو برخاست کردیا۔ اسی عداوت سے وہ قاتل حسین بنا نیت سے آدمی کو حضرت علی کب مسلمانون کا حاکم کرتے جبکہ آپ کے جد امجد معاویہ صاحب کی حکومت کو بہی مسلمانون پر گوارا نہ کرتے تہے۔

فارق صاحب نے حضرت علی کا خط نقل کیا ہے کہ جملہ انصار و مہاجرین نے مجہپر اجماع کیا ہے تو اس سے کونسی فضیلت دہقان صاحب نے سمجہی۔ اسکا مفہوم تو صاف یہہ ہے کہ تمہارے حضرت ابوبکر و عمر نے جو ناحق طورپر اجماع کو جائز بنایا ہے تو لوگون نے مجہپر اجماع ہی کرلیا۔ لہذا اب تمکو کوئی حجت باقی نہین ہے۔

فارق صاحب نے درود مین حکم لگایا ہے کہ قرآن مین صرف یہہ حکم ہے کہ ان اللہ و
ملائکتہ یصلون علی النبی الی آخرہ - آل کا کہین ذکر نہین - تو پہر فرمائے کہ آل پر درود
بہیجنا بدعت ہے تو گویا آپ کے اعتقاد مین رسول اللہ نے خلاف حکم خدا درود کو جاری کیا ۔
اے دہقان صاحب آپنے تو رسالت پر بہی ٹہہ لگا دیا مگر پہر اپنی شرمندگی یون رفع کرتے
ہین کہ آل کو آل فرعون سے مثال دیکر تمام متعلقین اور امت کے تمام فاسقون اور فاجرون کو
آل کو ماتحت گردان کر شریک درود بنا دیا مگر آپ کو تو کیا آپ کے علما کو بہی اتنی تمیز نہین ہے
کہ ذغون کتے ہوئے اور یہان کیا مطلب ہے تاہم مین آپ کے عقیدے کو آپ ہی کے قول سے
رد کرتا ہون کہ جب آل مین سب لوگ آ گئے تو اس کی کیا ضرورت تہی جیسا کہ جہلا نے قرار
دیا ہے کہ اللھم صلے علی محمد و الہ و اصحابہ و ازواجہ اجمعین جس سے
صاف ثابت ہوتا ہے کہ آل اور شئے ہے اور باقی جنکی تفصیل ہے آل سے علیحدہ ہین کیونکہ خود ہی
انکے علیحدہ علیحدہ نکے بوتی ظاہر کرتے ہین کہ یہہ لوگ آل سے خارج ہین -

پہر فارق صاحب نے یہہ ہی گرہت نکالی ہے کہ جو بوڑہے مر گئے اون کے سردار ابو بکر و
عمر ہونگے اور جوانون کے سردار حسنین ہون گے - تو فرمائے کہ رسول اللہ کسکے سردار ہونگے
اون کا چارج تو ابو بکر و عمر نے چہین لیا اور حضرت عثمان کدہر کو چلدئے - ان کو کسی لنگڑے
لولے ہی کی سرداری دیدی ہوتی - کتب کو دیکہئے تو آپ کو معلوم ہوگا کہ حضرت آدم سے
لگا کر سب لوگ جوان ہو کر جنت مین داخل ہونگے کوئی بوڑہا نہو گا - ورنہ بوڑہون کی سرداری
تو رسول اللہ ہی کے لئے موزون تہی نہ کہ اون کی موجودگی مین حضرت ابو بکر و عمر -

تہے پوری خارق نے آیت محمد رسول اللہ و الذین معہ اشداء علی الکفار الی آخرہ کو
لکہکر کانون مین خیالی گدہے چلائے ہین کہ والذین معہ سے مراد حضرت ابو بکر ہین اور
اشداء علی الکفار سے حضرت عمر اور رحماء بینھم سے حضرت عثمان اور تراھم
رکعا سجدا سے حضرت علی مراد ہین - ان عقل کے دشمنون سے پوچہائے کہ حمایت شیخین مین تمکو
مطلق تمیز نہین رہی پس جہان کوئی لفظ حضرت ابو بکر وغیرہ پر چسپکتا ہوا دیکہا تو جہٹ دوڑ کر

بگڑ گیا کہ اس سے فلان فلان لوگ مراد ہین خواہ ساری کتاب خلاف ہو اوس سے کچھہ غرض نہین ہے ربط عبارت خبط ہو جائے مضمون غلط ہو جائے مگر اون کو اپنے دہن کے سامنے کچھہ پروا نہین ہے اگر الفاظ کی بگڑ آنکے لئے ہے تو مین بتاتا ہون کہ کسی قدر پتہ بہی چلتا ہے تفسیر بہی اچھی ہو جائیگی کہ حضرت ابو بکر چالیس برس کی عمر مین مسلمان ہوئے ہین تو شیخ سعدی کا یہہ شعر اون کی سوانح عمری مین کیون درج نہ فرمایا کہ چہل سال عمر عزیزت گذشت ۔ مزاج تو از حال طفلی نگشت ٭ اور دوسری کرامات یہہ ہے کہ حضرت عمر کا نام بہی شامل ہے ۔ مین آپکی بے تمیزی ثابت کرتا ہون کہ آپنے خداوند کریم کو بہی حمایت شیخین مین مثل اپنی سمجھہ لیا کہ نہ وہ عالم الغیب ہے نہ اوسکے کلام مین فصاحت ہے بلکہ وہ بہی حضرت عمر کی طرفداری مین اولٹ پلٹ اپنا کلام نازل کرتا تھا ۔ ذرا گنوار صاحب کانون کے ڈانٹ نکالکر اور آنکہون کے کیچڑ صاف کرکے وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ کا ترجمہ کیجئے اسکا ترجمہ یہہ ہوا کہ جو لوگ اوسکے ساتھہ ہین تو ضمیر جمع کی ہے پہر یہہ فقرہ بے معنی آپنے حضرت ابو بکر پر کیسے مڑھ دیا ۔

اے خلیفہ جی کے بندے اگر یہہ آیت آپ کی رائے کے بموجب ہوتی تو یون ہوتا کہ جو شخص اوسکے ساتھہ ہے فرمانے تو اسکے نزول کا موقع کونسا ہے یا حضرت ابو بکر ہر وقت جناب سرور عالم کو چپٹے رہتے تہے افسوس آپ لوگون نے تو خدا کو بہی مثل آپنے بے علم بنا چہوڑا ذرا پوری آیت کا ترجمہ تو کیجئے کہ (محمد اللہ کا رسول ہے اور جو لوگ اوسکے ساتھہ ہین سخت زیادہ ہین کفار پر اور رحم کرنے والے ہین آپسمین ۔ دیکہے گا تو اونکو رکوع سجود کرنے والے) مہربانی کرکے دماغ کی کسونٹ کہولکر عقل کو تیز کیجئے اور پہر غور کیجئے کہ ضمیر جمع کی کیونکر بڑے میان کے سر تہوپ دی اس فقرہ کا ترجمہ محض بے معنی رہا جبتک کہ خبر نہ معلوم ہو کہ جو لوگ اوسکے ساتھہ ہین وہ کیا کرتے ہین لوگ کیا کرینگے اس بے معنی فقرہ سے کہ جو لوگ اوسکے ساتھہ ہین کیونکر حضرت ابو بکر سے مراد لی ہے تو ماشاء اللہ خدا کا کلام بہی آپ کے کلام کے بموجب بے معنی ہو گیا جب ہی تو آریہ وغیرہ اعتراض کرتے ہین کہ مسلمانون کا خدا عالم الغیب نہین ہے ۔ کیونکہ ایک

شخص واحد کے لئے ضمیر جمع کی آگئی اب فرمائے کہ مقام نزول اس آیت کا کونسا ہے اگر
کوئی غزوہ ہے کہ جہان پر یہہ لوگ بہاگ ڈال دیتے تھے تو شخص واحد اس بے معنی فقرہ کا
مصداق نہین ہو سکتا اور اگر آپ اسکو غار ثور سے متعلق کرین تو یہہ آیت یون ہوئی کہ جو شخص
اوسکے ساتہہ ہے وہ روتا ہے یا رو دیگا چلاویگا اپنی گھبراہٹ اور بزدلی دکہانے کے بہانے
سے کفار قریش کو آگاہ کرنا چاہتا ہے کہ حضرت کو پکڑ کر مجھے انعام دو اور حضرت فرماتے ہین
کہ کیون گھبراتا ہے خدا ہمارے ساتہہ ہے اور اگر آپ اسکو اوس موقع سے متعلق کرین کہ جب
حضرت غار سے نکلکر اونٹون پر سوار ہو کر جانب مدینہ روانہ ہوئے تو آپ کے ہمراہ دو شخص تھے
ایک یہہ بڑے میان اور دوسرا اونٹونکو لانے والا تو البتہ ضمیر تثنیہ کی ہو کر ترجمہ یہ ہوتا ہے کہ جو
لوگ اوسکے ساتہہ ہین مگر یہان بہی اونہون نے گرفتار کنندہ کو آتے دیکھکر رونا اور بلبلانا شروع
کیا تہا تو ایسے شخص کی تعریف خدا جب کرتا جبکہ بہاگنے والون کو پسند کرتا پہر رکوع اور سجود کرنے
والون سے مراد حضرت علی لی ہے یہان پر اگرچہ حق آپ کی زبان پر جاری ہو گیا مگر شخین کے
متعلق آگے پیچہے کا خیال نہ رہا کیونکہ جب آپنے ہر ایک مین ایک ایک صفت خاص طور سے
داخل کردی تو گویا وہ تینون صفت رکوع اور سجود سے بالکل بے بہرہ تہے یا ناواقف تہے یا قصداً
نکرتے تہے پس یہہ کام خاص بحصہ جناب امیر المومنین علی ابطالب کا ہی تہا - اس آیت کے
متعلق سنیون کے اقوال کو روشنی اور اخسا مین خوب ثابت کیا گیا ہے اور احقاق الحق باب
دوم بحث ارتداد صحابہ مین اس آیت کو کتب سنیہ کے حوالہ سے خوب ثابت کیا گیا ہے -

دہقان صاحب اگر تحقیق کا شوق ہے تو ان کتب کو لاحظہ فرمائے ورنہ گہر مین بیٹھکر باتین بنانے
سے کچہہ حاصل نہوگا - پہر آپنے فاروق الحق والباطل کے صفحہ ۳ پر حضرت عمر کی روح خوش کرنے
اون کی خدمت مین جانے کے لئے یون تحریر فرمایا ہے عبارت بجنسہ ہی یہہ ہے - کہ مگر مثل

مشہور ہے کہ گرگٹ کی دوڑ بٹورے تک - البتہ تاب آفتاب کا تہا تحمل ہے - یعنے اس گروہ
نے جو کہ وسیلہ لسانی بارہ امام کا پکڑ گیا ہے اور تقیہ کی سپر سر پر رکھکر پناہ گیر ہے لہذا دائرہ اسلام
کے عوام الناس کے نزدیک داخل ہے - ورنہ خصلت منافقانہ کی موجود ہے - اس فقرہ سے

یہہ نتیجہ برآمد ہوا کہ آفتاب کے پانچ حروف اور چہ نقطہ ہین - یعنے پنجتن چاریار کی شل ہے۔
گویا پنجوقتہ نماز چار اطراف جہان ہین - شل آفتاب ظاہر ہے گرچہ بات شب مین پوشیدہ ہو جاے
مگر ٹہیک دوپہر مین عجیب رنگ دکہلاتا ہے -

ماشاء اللہ آپ کی لیاقت تو ملاحظہ ہو اور ان فقرون کا کیا مطلب ہوا یہہ تو اون دیوانونکی بڑ ہے جنکو زیدی ولی سمجہتے ہین یا ایسے مہمل فقرات کو حضرت عمر کا صحیفہ جانتے ہونگے۔

اے دہقان صاحب آپ کی اس لیاقت کی داد تو آپکو بارگاہ عمری ہی سے ملسکتی ہے شیعون کا طریقہ مثل آپ کے جہوٹ گڑہنے کا نہین ہے وہ اول تو آپ کی کتب کو خوب ٹٹولتے ہین تب اعتراض کرتے ہین - دوسری آیات اور احادیث پر غور کامل کرتے ہین اور جس شخص کو پورے طور پر مصداق اوسکا پاتے ہین اوس کے متعلق اوسکو جانتے ہین یہہ نہین کہ بے معنی فقرونکو پکڑ کر کلام خدا کی وقعت کو بہی دنیا کی نگاہ سے کہوتے ہون لیجئے مین آپکو ایک آیت کی سیر کراتا ہون اتفاقی امر تہا کہ حضرت عمر نے عالم رویا مین تشریف لا کر خود مجہے اوسکے راز سے آگاہ کردیا سنئے جب وہ مجہسے ملے تو تم لوگون کی بہت شکایت کرتے تہے - کہ

ہر کس از دست غیر می نالد	عمر از دست دوستان فریاد

کہتے تہے کہ شیعون کا کچہہ قصور نہین ہے یہ میرے مرید ہمارے دوست نما سخت دشمنی کرتے ہین کہ تمکو جہوٹ جوڑ جوڑ کر ستاتے ہین چونکہ تم لوگ ہمکو اچہا نہین جانتے تو اوسکے جواب مین صحاح ستہ وغیرہ سے چہانٹ چہانٹ کر ہمارے عیوب ظاہر کرتے ہو تمپر کچہہ الزام اور گناہ نہین ہے یہہ زیدی سخت گنہگار ہین کہ اول تو جہوٹے بولتے ہین دوسرے تمکو چہیڑ کر ہمارے عیوب ظاہر کراتے ہین اور خود بہی اپنی کتابون مین ہمارے عیوب درج کئے ہین تم لوگونکی ہمکو مطلق شکایت نہین ہے لہذا مین تمہاری تحقیقات کی داد دینے آیا ہون اور ایک راز کی بات بتائے جاتا ہون کہ وہ جو تمنے رسالہ کے ٹائٹل پر آیت لکہی ہے کہ اِنَّا مِنَ الْمُجْرِمِیْنَ مُنْتَقِمُوْنَ وہ آیت کا ہم ہی سے متعلق ہے مین نے عرض کیا کہ اگر مین آپ کے مریدون سے کہونگا تو وہ زبانی بات کا کیونکر یقین کرینگے جبکہ احادیث تک سے

آپ کی حمایت مین انکار کر دیتے مین رسول اللہ کو جھٹلانے کو موجود ہو جاتے مین خدا پر
افترا کرتے ہین جس کتاب مین ذرا عبارت اپنے مزاج کے خلاف دیکھی تو اوس کے
مصنف کو رافضی بتا دیتے مین تو اون جناب نے فرمایا کہ ہان اونکا یہی حال ہے مین
خوب جانتا ہون درحقیقت محبت کے یہی معنی مین کہ ہر جگہ پر دوست کے ساتھ جانکو
تیار ہو جاوین اسلئے وہ اب نئی نئی بدعتین کر کے گنہگار ہوتے ہین تاکہ سردار لشکر
سے آگے بڑھ جائین تم اطمینان رکھو دس پانچ برس مین صحاح ستہ کے مصنفون کو بھی
یہ رافضی بتانے لگین گے انکے لئے کسی کتاب کی رسول کی حدیث کی ضرورت نہین ہے
یہ لوگ جتنے چاہین گناہان کبیرہ کرین انکو سب جائز ہین اگر دوسرا موافق شرع الٰہی
بھی کرے تو اوس سے لڑنے کو موجود - مین نے انکو ایسی ہی تعلیم دی ہے کہ ہر جا
ذلت سے یہ چھیڑ چھاڑ کرین قصہ مار پیٹ شورہ بازی کر کر کے گنہگار بنین مین نے کہا کہ جناب
آپ تو اصل مطلب سے دور چلے گئے ہان تو مین آپ کے مریدون کو کیسے ثبوت دون کہ
آپ مجھ سے ملے تھے چونکہ مین شیعہ ہون میری بات کو ہر طرح جھوٹا کہنے کو موجود ہو جاینگے
تو فرمایا کہ اسکا ثبوت یہ ہے کہ اوس آیت کے اعداد ۱۲۰۲ ہین اور ہمارے تینون انجام
کے نامون کے اعداد بھی - ۱۲۰۲ - ہوتے ہین اسلئے اسکا تعلق ہمسے ہے اور بقاعدہ
عربی صیغہ بھی جمع کا ہے اور میرا پیغام دہقان تھے پوری کو پہونچا دینا کہ جیسی ہماری توہین
تم لوگ کرتے ہو کوئی بھی تو اپنے بزرگون کی یہ گت نہین بناتا ہے تمنے جو وہ مضمون لکھا ہے
کہ آفتاب کے پانچ حرف اور چار نقطہ ہین یعنے پنجتن چار یار کی شکل ہے - تو گویا ہمکو نقطہ قرار دیا
ہے اور پورے طور پر ثابت کر دیا کہ بغیر حروف کے نقطہ محض بیکار ہوتے ہین جسکا نتیجہ یہ نکلا کہ
بغیر پنجتن کے یہ چارون بالکل بیکار ہین جیسا بغیر حرف کے نقطہ بے معنی ہوتا ہے -
ویسے ہی اس کوربخت نے ہمکو ثابت کیا جس سے ہماری سخت توہین ہوئی اور اسنے دوست
بنکر ہمسے خوب دشمنی کی - لہذا مین تمکو ایک بات اور بتائے دیتا ہون کہ سنی اور طامع کے
اعداد برابر ہین یہ لوگ نہایت ہی لالچی اور مفسد ہوتے ہین جیسا کہ تمکو ہر سال تجربہ ہوتا رہتا ہے

کو میرے مرید تمہارے یہان آکر دو چار آنہ کے لالچ مین تبرا بازی کرتے ہین پس تم میرے دونون
پیغام دہقان صاحب کو پہونچا کر میری طرف سے ہاتہہ جوڑ کر کہدینا کہ للتد میرے اوپر رحم کرو
اور شیعون کے مونہہ مت لگو وہ تمہارے جواب مین ہمارا کچا چہٹا کہولتے ہین اگر تم اپنی زبان
بند رکہوگے تو شیعہ مثل تمہارے بدتہذیب نہین ہین اونکو پہر بہی دینی اور مذہبی حمیت ہے کہ
ہمیشہ تمہارا ساتہہ ہر مذہبی معاملہ مین دینے کو موجود ہوجاتے ہین لیکن تم ہمیشہ انکو رنج پہونچاتے
رہتے ہو یہہ رکہکر رخصت ہوگئے ہین اونجناب کا حلیہ بہی لکہہ دیتا کہ کس لباس مین تشریف
لائے تہے مگر اس خیال سے کہ زیدی۔ شمری۔ سنیون کو رقت نہ آجائے چہوڑے دیتا ہون
پہر دہقان صاحب نے ایک حدیث لکہکر جہلا کے دہوکہ دینے کو اوسکا ترجمہ غلط لکہا ہے
اونکو جب اتنی تمیز نہین ہے کہ ترجمہ اور عبارت مین سخت اختلاف ہے تو حضرت عمری سے
دریافت کر لیتے غالباً خود اون کے علما ہی ایسے جاہل کے اس طریقہ کو نفرت کی نگاہ سے دیکہینگے
سخت ہی تعجب ہے کہ ان زیدیون کو دہوکہ دہی اور جہوٹ بولنے سے مطلق شرم نہین آتی یا قصداً
اپنے کو مصداق جہوٹون والی آیت کے بناتے ہین ترجمہ حدیث یہہ ہے کہ تحقیق علما و انبیا علیہم السلام کے
احادیث مین وارث ہوتے ہین مگر درہم اور دینار کے وارث نہین ہوتے۔ جسکو ایک بے وقوف بہی سمجہ
لے گا کہ درحقیقت چونکہ علما حامل شریعت ہوتے ہین تو احادیث نبوی کے وارث ہوتے ہین نہ کہ مال و دولت کے وارث۔ ان بدبختون سے
دریافت کیا جائے کہ حضرت کے وقت مین تو علما کا پتہ بہی نہ تہا تو کون وارث بارث کا ہوا شاید اونکے
گمان مین حضرت ابوبکر و عمر صاحبان ہون مگر یہہ عالم کب تہے انکا علم اور فضل تو وہ بڑہا ہوا تہا کہ اکثر مسائل
مین عورتون تک سے الزام کہاتے تہے اور اکثر مسائل کے حل کرنے کی تمیز نہ تہی تو حضرت علی کی خوشامد
کرکے بار بار مونہہ سے نعرہ مولا نکالتے تہے ہان یہہ حضرت علی کا علم و فضل تمام زیدیون تک کو تسلیم ہے
تو بموجب دہقان صاحب کی رائے کے حضرت علی کو وارث ہونا چاہئے تہا مگر انکے حق کو اون کے آبا
کرام نے غصب کر لیا اور حضرت علی کا علم و فضل اس سے پورے طور پر ثابت ہے کہ بہت سی کتب آپکی
مصنفہ موجود ہین مگر حضرات شیخین ہلی کس مپری کی حالت مین ہین کہ آج تیرہ سو سال سے کسی نے
انکی حمایت مین انکے نام ہی سے چار ورق تک نہ لکہے جس سے انکی جہالت ثابت ہوتی ہے

اور اے دہقان صاحب اگر آپ کی رائے صحیح ہے تو آپ ثابت کیجئے کہ جب علما انبیا کے وارث
ہوتے ہین تو اونکو پورے طور پر سنت نبوی کا عمل کرنا فرض ہوگا تو فرمائیے کہ آپ کے کتنے علمانے
بموجب حدیث لانرث ولانورث کی اپنے دوستون یا شاگردون یا دوسرے علما کو اپنے ترکہ کا
وارث بنایا اور ورثا شرعی کو محروم رکھا چونکہ استعداد زمانہ کے باعث آپ لوگ کھلم کھلا خلاف
شرع کام کرنے لگے اور سود تک مولوی لوگ لینے لگے لہذا حضرت کے زمانہ کے قریب
ہی کا پتہ دیجئے آپ کے سب سے بڑے امام اور مجتہد اور عالم ابو حنیفہ نے بہی اپنے مال کا وارث
اپنے شاگردون یا دوستون کو کرکے اپنے شرعی ورثا کو محروم رکھا - یا نہین اگر آپکے ذہن مین
آپ کا ترجمہ صحیح ہے تو ثابت ہوا کہ سب سے زیادہ خلاف شرع تم لوگ کام کرتے ہو اور دوسرون
الزام اور تمہارے ہی علماء نے مال دنیا کا لالچ کرکے تمہارے ترجمہ کے خلاف برتاؤ
کیا تو تم کس کہیت کا بتہوا ہو -

فارق تہوڑی لیاقت بگہارتے ہین کہ آریہ شیعون سے اسلیئے نہین بولتے کہ یہ
لوگ حق پر نہین ہین ماشاءاللہ آپ کی تمیز تو دیکھیئے غالباً آپنے اپنی شجرہ کولاجواب
سمجہکر اسقدر فخر کیا ہے شاید تحصیلداری کا زمانہ وہم مین یاد آگیا ہوگا کہ اجلاس مین
بیٹھکر یا حکومت کے زعم مین گنوارون کو گالیان دے لین اور کسی نے ڈر کے مارے
جواب ندیا تو یہان بہی وہی خیال سما گیا ہوگا - جناب یہہ تو فرمائیے کہ اچہے اور سچے
اور حق پرست لوگون کو دنیا مین سوائے سُنی اور یزید یون کے کوئی اور بہی ستاتا ہے
دیکہیئے واقعات اپنے حضرت معاویہ اور حضرت یزید کے اسلیئے آپ کا خیال اپنے
اباواجداد کی سنت کی طرف جاتا ہے البتہ بد اور بدکارون کے پیچہے ہر ایک پڑا رہتا ہے
دنیا کی کوئی قوم سوائے آپ لوگون کے نیک آدمیون کو نہین ستاتی - ہان ذرا
اپنے مذہب کا آئینہ تو ہاتہہ مین لیکر دیکھیئے کہ قدرت کی جانب سے ہزار ہا ہزار پڑ رہی
ہے مگر یا بھیائی تیرا ہی آسرا کہکر وہ ڈوم والی مثل اپنے پر صادق کرتے ہو کہ خدا غلط
کرے - مجہے سنئے سب سے پہلے آپ کے حضرت عمر کے ہمنام اور اون کے

شاگرد رشید یعنی مولوی محمد عمر نے اس مذہب ثمری وعمری کو برا سمجھکر مذہب آریہ قبول
کیا جنکا نام الک دہاری ہے - پہر مولوی عبدالغفور بی اے پروفیسر اسلامیہ کالج گوجر
انوالہ نے اس مذہب کو باطل یقین کرکے مذہب آریہ قبول کرکے دہرمپال نام رکھا
اسیطرح ہر سال سو دو سو سنی آریہ بنتے رہتے ہین اور حضرت عمر کی تعلیم کو سچا نہین جانتے
تو زیدیون نے نیا ڈہنگ یہہ پکڑا ہے کہ کہسیانے ہوکر عبدالغفور کو بعد تبدیل مذہب
جولاہہ قرار دیا -

ان کور بختون سے دریافت کیا جائے کہ کیا جولاہہ مسلمان نہین ہوتا اور یہہ دونون تو
مولوی تہے اس لئے مین نے صرف ان دونون کا ذکر کیا ہے جبتک عبدالغفور مسلمان
رہے تو اون کا خطاب مولوی وغیرہ وغیرہ تھا مگر مذہب تبدیل کرتے ہی جولاہہ بنا دیا بہلا جی
اگر جولاہہ ہونا عیب ہے تو ابو حنیفہ صاحب کیا کرتے تہے ہان بوجہہ زیدی سنیتون کے
گرو گہنٹال ہونے کے اونکو امام بنا ڈالا - اگر اب پہر عبدالغفور مسلمان بنجائین تو تمام عیوب
جولاہے پن وغیرہ کے اونسے ابہی دور کر دئے جائین اگرچہ آریہ جناب رسالتماب پر بموجب
اعتقادات سنیان ہزارون اعتراض کرتے ہین اور راونکو سنتے رہتے ہین کوی معقول جواب
نہین دیتے لیکن جسوقت حضرت عمر پر اعتراض کرینگے تو پہر دیکہنا کیسے بلوہ سنی کرتے
ہین میرے نزدیک اگر آریہ یہہ چال چلین تو بہت جلدی اون کے مذہب کی ترقی ان سنیون
کے ذریعہ ہوگی کہ وہ سب کو چہوڑکر حضرت عمر کی تعریفین اور فضیلتین گہڑنے لگین تو پہر دیکہنا
کہ دین اسلام کو چہوڑ چہاڑ سب سے پہلے یہہ سنی ہی آریہ بننے کو موجود ہوجاینگے - اگرچہ جاہل
مسلمان جل بہنکر مجہے یہ جواب دینگے کہ آریہ بہی تو مسلمان ہوتے رہتے ہین مگر وہ نہین
سمجہتے کہ اگر اونکا سنی مذہب سچا ہوتا تو ہرگز مسلمان مذہب کو تبدیل نکرتے خواہ آریہ ایک
لاکہہ مسلمان ہو گئے مگر یہہ تمہارے سچے مذہب کے مولویون نے کیون مذہب کا فضیحتا
کیا جس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ اس مذہب مین سچای کا نام نہین ہے ورنہ یہہ اونکو
اپنے مذہب مین لاتے خود مذہب تبدیل نکرتے -

اے یزیدیون شرم شرم تم تو نرے شتر بے مہار ہو تمہارے لئے کسی اصول کی ضرورت نہین ہے منشور صاحب کو مذہب شیعہ کے قدامت پر بہت ہی بوکہلاہٹ ہے مگر اپنی کتب کو کہان بہونکو گئے ہمارے پاس ہی تمہاری کتب موجود ہین مذہب شیعہ کی قدامت احقاق الحق باب اول مین کتب سنیہ مین سے لکہہ چکا ہون اور یہہ بہی سنی علما کی تحقیق سے ثابت ہے کہ ۱۳۷ھ مین سنت والجماعت اس مذہب اختراعی کا نام رکہا گیا ہے اور ۳۲۰ھ مین جب ماتریدی اشعری۔ معتزلی۔ قدری آپسمین لڑے تو بعد جہگڑنے کے ملکر ایک مذہب بناکر اوسکا نام سنت والجماعت رکہا۔ دیکہو احقاق الحق جس مین کتب سنیہ سے ثابت کیا گیا۔ اگر شوق ہو تو ملاحظہ کیجئے اور جماعت کے لفظ پر جو آپ خوش ہین تو جماعت والے بموجب احادیث صحاح حوض کوثر کے سامنے سے دہکے دیکر نکالے جائینگے۔

پہر منشوری صاحب نے نعوذ باللہ کی بہی سیر بناکر بہت اچہا ڈہنگ شیعونکو بتایا ہے مین نے اون سے دریافت کیا تہا کہ آپ لوگون کا کیا ٹہیک ہے کہ جنکو خلیفہ برحق تسلیم کرتے ہو اونکو بازی گر شعبدہ باز بہی بتاتے ہو تو جس مذہب کے خلیفہ برحق بازی گر ہون اوسکا کیا ٹہکانا ہے جیساکہ مولوی جہانگیر خان نے مولوی بنکر حضرت علی کو لکہا ہے تو میر صاحب نے فرمایا کہ اونہون نے نعوذ باللہ لکہکر لکہا ہے ماشاء اللہ یہہ تو بہت اچہی تدبیر ہے کہ نعوذ باللہ لکہکر خدا کو۔ رسول کو جو چاہو کہلو کچہہ گناہ نہین ہوگا۔ اسیطرح میر صاحب نے تقلید جہانگیری کے ذریعہ لکہہ مارا کہ شیعون کے باقی گیارہ امام نعوذ باللہ لعنت اللہ علی الکاذبین کے مصداق بنے۔ اے یزیدیون تمہارا کہین ٹہکانا نہین ہے۔ دنیا مین جتنے برے کام بری باتین ہوئین ہین اون سب کے موجد تم ہی ہو اور تم ہی سے غیر اقوام بہی سیکہتی ہین۔

اے میر صاحب ذرا ایمان پر رہنا اور انصاف سے نہ گذرنا جب نعوذ باللہ بری بات نہ ہوگی پہر تو آپ کی تقلید مین شیعہ بہی نعوذ باللہ پڑہکر حضرت عمر کی خدمت کرین تو برا نہ ماننا اور اسکے جواب مین آپ کا شجرہ کافی ہے یہہ عجب اندہیر ہے کہ تم نعوذ باللہ کہکر جو جی چاہے کہلو مگر دوسرے کو ممانعت آخر تمہارا کیا کسی پر احسان ہے کچہہ دباؤ ہے۔ مین نے مجمع البحرین

میر صاحب کا حجرہ ملا یا تو بجد اختلاف ہے - اے یزیدیون تمکو شرم نہین آتی تم
یہہ جانتے ہو کہ شیعہ کتاب کو نہین دیکہتے جناب شیعہ فوراً کتاب کو دیکہتے ہین مقابلہ کرتے ہین
یہہ تو آپ کے ہی جہلا کا قاعدہ ہے کہ جو پہلے سے سنتے چلے آئے وہ ہی ٹہیک ہے
خواہ کتاب کچہہ بتاتی ہو کتاب کا دیکہنا گناہ ہے مگر دہنیے جولاہیون کے اقوال مثل آیات
الٰہی کے مانتے ہو اور غلط ترجمہ کر کے لوگون مین مفسدہ پیدا کر کے بارگاہ عمری مین داخل
ہونے کی قابلیت پیدا کرتے ہو -

پہر فارق صاحب نے ایک فقرہ نہ معلوم کس دہنیے جولاہے کا قول لکہا ہے کہ وصایائے
مرتضوی مین یہہ لکہا ہے کہ آئے علی زنا مت - لواطت مکن - اسکا مفہوم مخالف کیا ہوگا
مین آپ کی خاطر سے تسلیم کر کے جواب دیتا ہون - بالعموم قاعدہ ہے کہ ہر شخص اپنے چہوٹے کو
یون ہدایت کیا کرتا ہے کہ تو لوگون مت کر ؤون مت کر - دیکہو وصایائے لقمان و افلاطون جسکا
یہہ مطلب نہین کہ اونکے بیٹے ویسے افعال کرتے تہے - مگر آپ کی تحریر سے صاف معلوم
ہوتا ہے کہ اوسوقت ان باتون کا رواج تہا اور صحابہ ان افعال کے مرتکب ہوتے تہے
چونکہ حضرت علی نو عمر تہے تو حضرت کو خیال ہوا ہو گا کہ نوجوان طبعیت مین صحبت بد
نہ اثر کر جائے اسلئے حضرت نے ایسا فرمایا - چنانچہ اسکی تائید صاحب کنز العمال
کے قول سے ہوتی ہے - وہ فرماتے ہین کہ حضرت عمر فرمایا کرتے تہے کہ کہڑے ہو کر
پیشاب کرنا پناہ مین رکہتا ہے مقعد کو اور بیٹہکر پیشاب کرنا ڈہیلا کرتا ہے مقعد کو
اس عبارت سے بہت اچہی طرح ثابت ہوتا ہے کہ خلفاء ایسے افعال کے مرتکب
ہوتے تہے - اسیوجہہ سے ان جناب کو یہہ عارضہ ہو گیا تہا اور مقعد اسقدر فراخ
ہو گئی تہی کہ بیٹہنے مین نکل پڑتی تہی -

پہر فارق صاحب نے لکہا ہے کہ شیعہ کے ہان نماز مین باندہی کو لپٹنا جائز ہے
اور حدیث کے الفاظ بہی لکہے ہین - لیکن دہنیے جولاہے کے شاگردون کو اسقدر
تمیز کہان ہے جو جاریہ کے معنی دیکہتے - غیاث ہی مین دیکہتے کہ جاریہ کے بہت

معنی ہین ۔ منجملہ اون کے کنیزک اور لڑکی کو بہی کہتے ہین نہ کہ عورت اور جوان باندی کو
چنانچہ مجمع البحار مین شارح مشکوٰۃ محدث طیبی نے لکہا ہے کہ جاریہ وہ عورت ہے
جو بلوغ کو نہ پہونچی ہو ۔ اس حدیث کی اصلیت یہہ ہے کہ سمع نے جناب امام موسیٰ کاظم
سے دریافت کیا کہ مین کعبہ مین نماز پڑہتا ہون اور میرے پاس کوئی لڑکی گذرتی ہے
مین اوسکو اوٹھا لیتا ہون تو حضرت نے فرمایا کہ کچھہ مضائقہ نہین ہے ۔ مگر یون پڑہتے
نماز نہین گے ۔ اچھا بخاری مین باب احمال الجاریہ فی الصلوٰت کہدے لئے اور
ابو قتادہ سے منقول ہے کہ پیغمبر خدا نماز پڑہا کرتے تہے اوسوقت امامہ بنت زینب
یعنی اپنی نواسی کی لڑکی کو اوٹھائے ہوئے ہوتے تہے ۔ اور جب سجدہ کرتے تہے
تو اوسکو زمین پر چہوڑ دیتے تہے ۔ اور جب کہڑے ہوتے تہے تو پہر اوٹھا لیتے تہے ۔
اس حدیث مین بہی پیغمبر کی نواسی کو جاریہ لکہا ہے ۔ اور یہہ حدیث مسلم مین بہی ہے پس معلوم ہوا کہ
جاریہ اک لفظ عام ہے ۔ صرف زر خرید باندی ہی سے مطلب نہین ہے ۔

فارق صاحب نے جو حدیث امام جعفر صادق کی نسبت لکہکر اپنے کو مورد غضب بناکر خلفا کی جماعت
مین شامل کیا تہا یہ کوئی متعصب سنی بہی اوسکو پسند نہ کرے گا ۔ حالانکہ الفاظ حدیث حاشیہ پر لکہدئے
ہین ۔ اور ترجمہ غلط لکہا ہے ۔ ایک مبتدی کہ جس نے میزان اور منشعب پڑہلی ہو وہ بہی تو
ایسے غلط معنی نہ لگائے گا ۔ اب ناظرین عبارت حدیث کو ملاحظہ فرماکر فارق صاحب کے
منہ مین جہوٹون والی چیز ٹہونسین ۔ عبارت حدیث یہہ ہے ۔

قال الصادق علیه السّلام یقول ولد الزنا یا رب ذنبی الی اخرہ اب
ان گنوار صاحب سے کوئی دریافت کرے کہ یقول کاہے کا صیغہ ہے اور اس کا فاعل کون ہے
تو ہر شخص یہی جواب دیگا کہ یقول مضارع کا صیغہ ہے اور اس کے معنی یہہ ہونگے کہ کہتا ہے
یا کہے گا اور یقول کا فاعل ولد الزنا ہے ۔ جس کا ترجمہ یہہ ہے کہ کہا جناب صادق آل محمد نے
کہ بروز حشر کہے گا ولد الزنا کہ یا رب میرا کیا قصور ہے جو مین داخل جنت نہین ہو سکتا ۔ تو ندا
آے گی کہ تو تیسرا شر ہے تیرے ان باپ نے زنا کیا اور تو نطفہ ناپاک ہے چونکہ میری جنت

پاک ہے لہذا کوئی ناپاک شے جنت مین داخل نہین ہوسکتی - مگر دہقان صاحب نے اسکے معنی یون لگائے ہین -

کہ امام جعفر صادق جو ولدالزنا کہے جاتے تہے اونہون نے کہا کہ خداوند امیر اکیا قصور ہے جو مین ایسا ویسا کہا جاتا ہون -

اب سنی یزیدی - اور شمری پنچایت کر کے بتلاوین کہ گالیان ان باتون کو کہتے ہین یا شیعون کے جواب کو - اس عبارت سے فارق صاحب پورے طور سے قانون گورنمنٹ کے شکنجے مین پہنس گئے - گو وہ کتنی ہی گالیان بکین لیکن شیعہ برا نہین مانتے شیعہ جواب دینے سے عاری نہین ہین - یہہ سنیون ہی کا طریقہ ہے کہ جواب پر رونے لگتے ہین اور مرچین لگ جاتی ہین - اونکو یہہ تمیز نہوئی کہ جب شیعہ گالی دینے والے امام کے پیچہے نماز ہی نہین پڑہتے تو کسی ولدالزنا کو کب اچہا مان سکتے ہین - البتہ سنیون کا یہہ طریقہ ضرور ہے کہ خاطی - گنہگار - فاسق - فاجر - شراب خوار - اور ولدالزنا تک کو خلیفۂ رسول بنالین -

مگر یون شمری نہ مانینگے - قرآن شریف کو کہولئے اور پڑہئے وَيَقُولُ الْكَافِرُ يَا لَيْتَنِي كُنتُ تُرَابًا - تو اب جرأت کر کے یہان بہی فرمائے کہ یقول کا فاعل خدا ہے اور کہہ رہا ہے کہ کاش مین خاک ہوجاتا - آپ نے جو سواد اعظم کو لکہا ہے آپ کو یہہ ہی تمیز ہے کہ کسوقت کا قول ہے اور کیا مراد ہے - اوسوقت عرب مین تمام مسلمان ہی تہے کوئی غیر نتہا تو جناب امیر نے خوارج سے فرمایا تہا اور سواد اعظم سے یہہ مطلب تہا کہ ہم اہلبیت رسول ہین - مہبط ملائکہ ہین - ہم سواد اعظم ہین تمکو ہماری طرف آنا چاہئے - نہ کہ آدمیون کی کثرت - کیونکہ کثرت سے تو معاویہ کا لشکر تہا نہ کہ حضرت علی کا - اور اگر آپ کثرت ہی کو سواد اعظم لیتے ہین تو دنیا مین بودھ مذہب کی کثرت ہے اور ہندوستان مین ہندو کثرت سے ہین اون کی تقلید کیجئے -

آپ نے سور کے کہال کے دول پر بہت تعجب کیا ہے - آپ کتاب تو کہول کر دیکہین

جس مین یہہ حدیث لکہی ہے کہ کس باب مین ہے یہہ حدیث باغ و کہیت کی آبپاشی کے باب مین ہے نہ کہ باب الوضو مین - اور یون ہے کہ کسی نے امام جعفر صادق سے پوچہا کہ سور کے چمڑے کے ڈول سے زراعت کے آبپاشی کی جائے تو کیا حکم ہے - آپ نے فرمایا کہ کچہہ ہرج نہین - پہر فرمائے کہ اس بات مین کونسی خرابی ہے - ہان اگر آپ باب الوضو مین دکہاوین تو مین مان لونگا - مگر مین آپ کی تقلید کر کے اس حدیث کا ترجمہ پہر لکہتا ہون کہ کسی نے حضرت سے دریافت کیا کہ اگر سور کے چمڑے کے ڈول سے ہم پانی بہر لین اور اوسکو پی لین اور اوس سے وضو کرین تو کیا حکم ہے - آپ نے فرمایا کہ جب تمہارے یہان شراب سے وضو جائز ہے اور پیشاب سے آیت کلام اللہ لکہنا جائز ہین اور حرام کہاون پر کلام اللہ لکہنا جائز ہے - اور کتے کی کہال پہنکر نماز پڑہے اور حمام کہر نجاست سے بہر کر نماز پڑہنا اور گوز لگا کر نماز ختم کرنا اور مان بہتی وغیرہ سے نکاح کرنا جائز ہین تو پہر سور کے ڈول سے پانی پینے مین تمکو کچہہ ہرج نہین - یہی جواب پاگخانہ مین آیۃ الکرسی پڑہنی اور نجاست بہری سوئی کا تکرا دہو کر کہا لیتے ہین -

پہر آپ اذان کی نسبت دریافت کرتے ہین کہ جب سب آئمہ کو برابر سمجہتے ہو تو کیون نام بنام ہر ایک کو نہین پکارتے صرف حضرت علی کا نام کیون لیتے ہو - احادیث متفق علیہ کو دیکہئے کہ حضرت فرماتے ہین کہ جب میری نبوت کا اقرار کرو تو علی کی امامت اور ولایت کا بہی اقرار کرو - لہذا ہم پورے طور پر حکم رسول کے پابند ہین - مگر یون آپ نہ مانینگے - فرمائے تو سہی کہ یہہ ایک لاکہہ چوبیس ہزار انبیاء جو گذرے ہین وہ برحق تہے یا نہین - اور قابل درود ہین یا نہین - پہر کیون نہین آپ لوگ اونکو نام بنام پکارتے اذان مین -

تہوڑی صاحب خلیفہ بلا فصل پر جان کہونے دیتے ہین مگر مین اون کے تبرکو ثابت کرتا ہون ذرا حضرت عمر کے سنت کی قسم کہا کر ایمان سے کہنا کہ آپ کے نزدیک ابوبکر صاحب بہی خلیفہ بلا فصل تہے یا نہین - اور مسٹر عمر اور سیٹہہ عثمان جی بہی خلیفہ بلافصل تہے یا نہین اگر بلافصل نہ مانوگے تو یہہ سارا تانا بانا غارت غول ہوا جاتا ہے - اور اگر خلیفہ بلا فصل تہے تو مجبوراً تمکو

انناپڑے گا کہ حضرت علی خلیفہ بلافصل تھے - اب میں آپ کو دوسری بات بتاتا ہون کہ اپنی خود خلافت کی ٹانگ توڑ دی کہ حضرت ابوبکر تو خلیفہ رسول ہوئے مگر حضرت عمر کیونکر خلیفۂ رسول ہوگئے - وہ تو بذریعہ وصیت نامہ کے حضرت ابوبکر کے جانشین ہوئے نہ کہ رسول کے

اب مین بتاتا ہون کہ کہانتک آپ لوگ حضرت علی کے فضائل کو چھپاوین گے - مین اپنے مضمون کو زیادہ طول دینا نہین چاہتا - صرف آپ کے تین ولی اللہ کا قول لکھتا ہون شاہ نیاز لکھتے ہین - ؎

پیمبر بر سر ممبر نشست و خواند مولائیش	کہ نامولائیش اماشد اندر خلق برہانے

اور مولوی روم صاحب لکھتے ہین

تو بتاریکی علے را دیدۂ	زان سبب غیری برو بگزیدۂ

پھر لکھتے ہین -

اور خیو انداخت بر روئے علی	افتخار ہر نبی و ہر ولی +

اور شیخ فریدالدین عطار لکھتے ہین -

بہر دین دل کند از دنیا علی	آن علے والی ملک بی -

اور صحابہ کے شان مین مولوی روم صاحب لکھتے ہین -

چون صحابہ حُب دنیا داشتند	مصطفےٰ را بکفن بگذاشتند

چونکہ میرے مضمون کو طول ہوا جاتا ہے لہذا اب اصلی مطلب کی طرف لوٹتا ہون - آپ لوگون نے تمسخر کرکہا ہے کہ امام صاحب العصر کی مان کنیز مین - حالانکہ اون کی نسبت یہہ ثابت ہے کہ وہ دختر شاہ روم مین اور اصلی نام اون کا ملیکہ ہے - لیکن آپ کو دروازہ تک پہونچانے کے لئے مین بتاتا ہون کہ آپ عرب کی حالت سے بالکل بے خبر مین - وہان باندیان ایسی نہین ہوتین کہ چوڑہے چمار کے بال بچے مثل ہندوستان کے ہوتن ہلکہ وہان اوس زمانے مین یہہ رواج تھا کہ جب دو قومین آپس مین لڑتی تہین تو مغلوب فرقے کو قید کرکے باندی غلام بنا لیتے تھے - اسی لئے حضرت نے بہی غلام اور

آقا۔ باندی اور بیوی کا ایک ہی حق قرار دیا ہے ۔ اگر ان مین کوئی نقص ہوتا تو رسول اللہ
ہرگز غلامون کو اپنے پاس نہ بٹھاتے نہ ساتھہ کھلاتے اِسکے علاوہ سلسلۂ نسب باپ کی
طرف سے لیا جاتا ہے نہ کہ ماںکی طرف سے ۔

لیجئے بتائیے کہ آپ لوگ بنی اسمٰعیل ہین یا بنی اسرائیل ۔ پس جو شخص واقف ہوگا وہ
اپنے کو بنی اسمٰعیل بتائیگا ۔ کیونکہ شیخ اور سیّد سب بنی اسمٰعیل ہین اب فرمائیے کہ حضرت
اسمٰعیل کی والدہ ماجدہ حضرت ہاجرہ کون ہین وہ فرعون کی باندی ہین جو اوس نے
بطور نذر کے بہت سا مال اور ایک کنیز ہاجرہ نام حضرت ابراہیم کو دی تہی مختصر قصہ
اِسکا یہی بیان کرتا ہون کہ جب حضرت ابراہیم نمرود کے آتشکدہ سے چھوٹ کر مصر پہونچے
تو فرعون نے پکڑ لیا اور دریافت کیا کہ یہہ عورت تیرے ساتہہ کون ہے تو آپنے جان کے
خوف سے کہا کہ یہہ میری بہن ہے کیونکہ اوسوقت یہ دستور تہا کہ شوہر کو مار کر لوگ اُسکی
بی بی کو چھین لیتے تہے لہذا فرعون نے آپ کو باہر نکلوا دیا اور حضرت سارا پر ہاتہہ بڑہایا
فوراً اوسکا ہاتہہ خشک ہوگیا اوسنے ڈر کر کہا کہ اے نیک بخت بی بی مین نے اپنے گناہ کی
توبہ کی تو میرے لئے دعا کر چنانچہ حضرت سارا کی دعا سے اوسکا ہاتہہ اچہا ہوگیا ۔
اِسکے صلہ مین اوسنے حضرت ابراہیم کو بلا کر مال اور اسباب اور ہاجرہ باندی نذر دی
سنی علما کی یہہ ہٹ دہرمی کسی طرح ثابت نہین ہوسکتی کہ ہاجرہ بادشاہ مصر کی بیٹی تہین
کیونکہ اوّل تو حضرت ابراہیم نو وارد اور غیر جسکو فرعون جانتا بہی نہ تہا دوسرے عمر آپ کی
اوسوقت قریب ۹۰ برس کی تہی تو کون شخص پیر نود سالہ کو اپنی بیٹی سوت کی ماتحتی مین
دیسکتا ہے نہ کہ ایک بادشاہ تیسرے اگر وہ بیٹی ہوتی تو رسم دامادی ادا ہوتی جو نہ ہوئی
اگر وہ بیٹی تہین تو بعد اس واقعہ کے کہین یہہ ثابت نہین کہ باہم حضرت ابراہیم اور فرعون کی
آمد و رفت یا خط و کتابت ہوئی ہو ۔ پانچوین یہ کہ اگر ہاجرہ فرعون کی بیٹی ہوتین تو سارہ کی
یہہ مجال نہ تہی کہ بعد پیدائش حضرت اسمٰعیل اونکو دشت عرب مین کالے کوسون کہ جہان
اوسوقت آبادی کا نشان بہی نہ تہا نکلوا دیتین ۔ چھٹے یہ کہ حضرت ابراہیم کی عمر ایکسو سال کی

ہوی تو ان چالیس سال کی مدت مین نہ باپ کو بیٹی کی نہ بیٹی کو باپ کی کچھہ خبر ہوئی نہ بیٹی نے باپ سے کوئی مدد اپنے آرام و آسایش کو طلب کی صرف اپنے بچہ کو لیکر اور ایک مشک پانی اوٹھا کر دشت عرب مین چلی گئین ان سب باتون پر غور کرنے سے ثابت ہے کہ وہ دونون سے ایسی بے تعلق تہین کہ پہر ایک دوسرے کو کچھہ خبر نہوئی پس کچھہ شک ہی نہ رہا کہ آپ باندی تہین اگرچہ مجہے حضرت ہاجرہ کی جلالت قدر حضرت سارہ کے مقابل خوب معلوم ہے مگر مین جاہل سنیون کو آگاہ کرنا نہین چاہتا البتہ آشنا بتاتا ہون کہ اگر باندی بُری ہوتی ہے تو رسول اللہ ماریہ قبطیہ کو ہرگز نہ رکھتے جس سے ایک بیٹا ابراہیم پیدا ہوا تھا لہذا رسول برحق نے باندی رکھکر امت کو بتا دیا کہ جہلا باندی کی اولاد پر اعتراض نہین کر سکتے تو آپ کے حضرت عمر اور آپ باندی ہی کی اولاد ہین اب مین حضرت عمر کے حسب و نسب کی تحقیقات سُنی علما کی تحریر سے ثابت کرتا ہون جسکا جی چاہے کتب مندرجہ ذیل سے دیکھہ لے ۔ ہشام جو کہ اعاظم علماے سنت سے ہے اور شیخ مسلم اور بخاری نے اپنا شیخ مانا ہے اور بغوی نے معالم التنزیل کو ہشام کی روایتون سے بہر دیا ہے اپنی کتاب مثالب مین اپنے باپ محمد سائب الکلبی سے لکھتا ہے کہ صحاک لونڈی ہاشم بن عبد مناف کی تہی اوس پر نفلہ ابن ہاشم پڑ گیا اور اوسکے بعد عبد العزیٰ بن ریاح پڑ گیا اوس سے نفیل دادا حضرت عمر کے پیدا ہوئے ۔ فضل ابن روز بہان جو ایک سُنی عالم ہین کتاب ابطال الباطل مین قبول کرتے ہین کہ یہہ مضمون تو کتاب مثالب مین موجود ہے ۔ مگر سنیون کی عادت کی موافق کہ جب کسی بات کو خلاف تشا پایا جہٹ انکار کر دیا ۔ چونکہ ہشام کی تحریر سے حضرت عمر کی شرافت مین بٹہ لگتا ہے اپنی شرمندگی یون مٹاتے ہین کہ ہشام غیر ثقہ ہے ۔ حالانکہ اس ہشام کی کتاب مثالب سے علامہ سبط ابن جوزی نے معاویہ اور عمر عاص کی نسبت بہت کچھہ مضمون لیا ہے جسکو سنیون نے صحیح مان لیا بہر حال جو کچھہ بہی ہو ہشام سچے ہون یا جہوٹے ہین سنی ہے ۔ میرا مطلب دونون طرح حاصل ہے ۔

پہر علامہ ابن قتیبہ دینوری کتاب معارف چہاپہ مصر صفحہ ۵۹ مین لکہتے ہین خطاب ابن

نفیل رجال قریش مین سے تھا اور اوسکی مان ایک عورت قبیلہ فہم سے تہی جو نفیل کی جورو تہی پس عمر ابن نفیل نے بعد اپنے باپ کے اوسکو اپنی زوجہ بنا لیا اور اوس سے زید پیدا ہوا زید او رخطاب ایک ہی مان سے ہین۔ لہذا مین دو علمائے سنیہ کی تحقیق سی حضرت عمر کا شجرہ پیش کرتا ہون جس سے اونکا غیر اشراف قریش ہونا ثابت ہوتا ہے۔

حسب تحقیق علامہ سیوطی تاریخ الخلفا صفحہ ۴۷ } **شجرہ حضرت عمر** { تحقیق علامہ ابن قتیبہ کتاب معارف چہاپہ مصر صفحہ ۵۹

نمبر ۱ رباح — نمبر ۱ رباح

نمبر ۲ عبد العزی — نمبر ۲ قرط

نمبر ۳ نفیل — نمبر ۳ عبد العزی با شرکت نفلا ابن ہاشم

نمبر ۴ نفیل از بطن کنیز کی جبشیہ ہاشم بن عبد مناف حسب تحقیق ہشام کلبی

نمبر ۴ خطاب از بطن زن قبیلہ فہم

نمبر ۵ حضرت عمر خلیفہ

نمبر ۵ عمر

نمبر ۶ زید از بطن زن مذکورہ

نمبر ۷ سعید از عشرہ مبشرہ

علامہ ابن قتیبہ کہتے ہین کہ حضرت عمر کی دادی کو اونکے بیٹے عمر ابن نفیل نے اپنی زوجہ بنالیا
مگر دوسری تحقیق سے یہہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ حضرت عمر کی دادی زوجہ نفیل شاید
لونڈی تھی قبیلہ بنی فہم سے تہین اور بعد وفات نفیل کے اونکو اونکا بیٹا عمر تصرف مین
لایا۔ چونکہ اسوقت میرے سامنے کتب موجود ہین لہذا مناسب سمجھتا ہون کہ حضرت ابوبکر
صاحب کے حسب و نسب سے بھی ناظرین کو آگاہ کردون۔

علامہ جلال الدین سیوطی نے تاریخ الخلفا مین یون لکھا ہے کہ ابوبکر صدیق خلیفہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابن ابو قحافہ۔ ابن عامر ابن عمر ابن کعب ابن سعد
ابن تیم ابن مرہ ابن کعب ابن لوی ابن غالب القرشی الی آخرہ۔

اور حضرت ابوبکر کے نسب کی نسبت لکھا ہے کہ انکی ماں کا نام سلمی بنت صخر
ابن عامر ابن کعب۔ اور کنیت ام الخیر ہے۔ زہری اور ابن عساکر کا یہی قول ہے اور
ابن قتیبہ نے کتاب معارف مین بذکر ابوبکر لکھا ہے کہ ابوبکر ابن ابو قحافہ ابن عامر ہین۔ اور بقول
ابن ابی الحدید ام الخیر بنت صخر ابن عامر ہے۔ تو علامہ سیوطی اور ابن ابی الحدید کی تحقیق سے
نتیجہ اس نکاح کا یہہ نکلتا ہے کہ ابو قحافہ نے اپنی بھتیجی کو ہمخوابی کے واسطے اختیار کیا۔

ایسی رسم مجوس اور یہود مین ہے مگر کسی کام کو اختیار کرلینا کسی مذہب پر موقوف نہین ہے
اکثر افعال بد کو اہل ہوس خلاف مذہب و ملت جائز کرلیتے ہین۔ اور صاحب حبیب السیر نے
بھی ابو قحافہ کو عامر کا بیٹا لکھا ہے اور ام الخیر سلمی مادر حضرت ابوبکر کو صخر ابن عامر کی بیٹی
لکھا ہے۔

بہرحال صخر برادر حقیقی یا علاتی ابو قحافہ کا ثابت ہوا۔ اور صخر کی لڑکی ابو قحافہ کی بھتیجی ہوئی
تو کیا اے یزیدیون حضرت عمر کی سنت کی قسم کہا کر ذرا ایمان سے کہنا کہ کیا یہی مناکحت
اصلاب طاہرہ اور ارحام مطہرہ سے ہوتی ہے جو بالکل ملت ابراہیم کے خلاف ہے۔
گو اسوقت بیحیائی کی آڑ پکڑ کر شمری یون کہینگے کہ ایام جاہلیت مین ایسا رواج تہا لیکن اونکو
یہہ خبر نہین ہے کہ ملت ابراہیم مین ایسی مناکحت کی سخت ممانعت تہی۔ اسلئے شرمندگی

سنانے اور یہہ کلنک کا ٹیکہ دور کرنے کو ابوحنیفہ صاحب نے ہدایہ میں مان۔ بیٹی اور
بہن وغیرہ کے ساتھہ نکاح کرنے اور اونسے صحبت کرنے میں حد شرعی کو ساقط کر دیا۔ تاکہ
شمری لوگ اون دونوں بزرگواروں کو برا نہ کہیں۔

نیشاپوری صاحب نے لیاقت بگھاری ہے کہ شیعہ اماموں کو معصوم جانتے ہیں
مگر سنی نہیں جانتے۔

اے خلیفہ جی کے شیدا آپ کو ائمہ طاہرین کی کب قدر ہوگی جب کہ آپ کے یہان
دسنے جلائے امام۔ تیلی۔ تنبولی امام۔ نائی۔ قصائی امام۔ فاسق۔ فاجر امام
ائمہ کی قدر اوسی فرقہ کو ہوسکتی ہے جو ائمہ کی عصمت کا قائل ہو۔ مگر جس فرقہ کے یہان
امامت بے قدرستی ہو وہ ائمہ کی قدر کیا جانسکتا ہے۔ آپ نے جو صدیق والی حدیث
لکھی ہے اوس سے مطلب حضرت علی ہیں نہ کہ ابوبکر۔ ورنہ نام لیکر بتایا جاتا۔ دیکھو سوانح عمری
جناب امیر مولفہ شیخ عبید اللہ امرتسری سنی المذہب مطبوعہ لاہور۔ اوس منصف مزاج سنی نے
یزیدی اور شمریون کے منہ میں جوتے والی ٹھونس کر سنی علماء کی تحقیق اور کتب سے ثابت
کیا ہے کہ صدیق اکبر اور فاروق اعظم جناب علی مرتضی کے خطاب ہیں۔

اور دہقان صاحب نے جہلا کے دہوکہ دینے کو آیت لکھی ہے۔ اِنَّ فِرْعَوْنَ عَلَا
فِي الْأَرْضِ وَجَعَلَ أَهْلَهَا شِيَعًا۔ اور خلیفہ جی کی خوشامد میں بدتمیزی کے ساتھہ
یہہ ترجمہ کیا ہے۔ کہ بلاشک فرعون غالب ہوا زمین پر اور کیا اوسکے باشندون کو شیعا۔
اس بدتمیز سے کوئی دریافت کرے کہ جب آپ کو اسقدر لیاقت نہیں ہے تو ناحق
خلیفہ جی کی خدمت میں جانے کے لئے اپنے کو مورد اوس آیت کا بنایا۔ آپ نے جلاہین
فساد مچانے کو شیعا کا ترجمہ شیعہ کیا ہے۔ ہم نے دو قرآنون میں اسکا ترجمہ دیکھا۔ تو
ایک میں یہہ لکھا ہے۔

تحقیق کہ فرعون نے بڑائی چاہی بیچ زمین کے اور کیا تھا اوس شہر کے لوگون کو
فرقہ فرقہ۔ اور دوسرے میں یہہ لکھا ہے۔ کہ فرعون غرہ رہا تھا ملک میں اور کر رکھے تھے

وہان کے لوگون کے گئی جہتے - آپ دہقان صاحب مثل مشہور ہے کہ آسمان کی طرف تہوکی
ہے وہ تہوک گریبان پر پڑتا ہے - اس گڑہے ہوے ترجمہ سے آپ کا تو مطلب
حاصل نہین ہو سکتا - مگر مین نے اس کا نتیجہ نکال لیا - بموجب اوس مثل کے کہ عطائے تو
بلقائے تو مین ثابت کرتا ہون - ذرا کان پہنیہا کر سنئے -

دونون قرآنون کے ترجمہ سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ دنیا دار اور چالاک لوگون کا یہ قول ہے
کہ جب اپنی بڑائی اور انتظام عمدہ طور سے کرنا مدنظر ہو تو لوگون مین تفرقہ ڈال دینا چاہئے
جیسا کہ آیت شریفہ سے ثابت ہے کہ فرعون نے مصر کے لوگون مین تفرقہ ڈالکر اپنے لئے
بڑائی اور عزت حاصل کی -

اب مہربانی کر کے کتب تواریخ ملاحظہ فرمائیے تو یہ آیت پورے طور پر امت محمدی کے اوس
فرعون پر ثابت ہوتی ہے کہ جس نے انصار مین تفرقہ ڈالکر اپنے لئے عزت اور مرتبہ حاصل کر لیا -
اسے دہقان صاحب اگر آپ لوگ الفاظ کی پکڑ پکڑتے ہین تو قرآن شریف مین جگہ جگہ
اَصْحَابُ النَّار اور اَصْحَابُ الْجَحِیْم لکہا ہے بہتر ہوتا کہ اصحاب کے شیدا اسکا ترجمہ اونہین
لوگون پر کر دیتے کیونکہ شیعہ تو عام طور سے اصحاب کی نسبت جیسا خیال کرتے ہین آپ کو خوب
معلوم ہے وہ تو اس زمرہ مین آہی نہین سکتے -

اسے یزیدیون اور شمریون مین نے تمہارے علما کی تحقیقات کے بموجب تمہارے
دو ولی کہنگوڑون کے جسم پتر سے لکہدئے ہین انکو دیکھ دیکھکر دل مین خوش ہو جئے
لہذا اب ریویو کو ختم کر کے سنیان یزیدی کو آگاہ کرتا ہون کہ آیندہ شیعون کے
منہ نہ لگین کیونکہ وہ تمہارے حالات اور بہید سے خوب واقف ہین وہ برجستہ
جواب دیتے ہین اگر اپنی اور حضرت عمر کی خیر چاہتے ہو تو اپنا مونہہ بیہودہ اور
ہزلیات سے بند کرو ورنہ غیر مذاہب مین سنیون کا وہ فضیحتہ ہوگا کہ آجتک نہو تہا
اور بروز حشر آپ کے حضرت عمر آپ لوگون کی گردن پکڑ کر شکایت کرینگے کہ تم خود
دوست بنکر ہمکو برا بہلا کہلاتے تہے شیعون کا کچھ قصور نہین ہے - آخر مین التماس ہے

کہ اگر تحقیق مذہب منظور ہے تو کتب شیعہ جو مین اوپر لکھہ چکا ہون ملاحظہ فرمائیے ورنہ حضرت عمر کی جان پر رحم کرکے خموش ہو جائیے کیونکہ شیعہ تمہاری جہوٹی باتون کے عوض مین تمہارے کتب کی دنیا کو سیر کراتے ہین ہمارا کچھہ ہرج نہین ہے۔

—: بر رسولان بلاغ و باشد و بس :—

تتمہ

غلطنامہ کتاب ہذا

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲	۳	فرقہ	فقرہ	۲۹	۱۵	ابے	اے
″	۱۰	ہرفہ	ہر فرقہ	۲۷	۶	تکلیف کو	تکلیف تو
۴	۹	گا	گالی	۳۱	۷	فر	خر
۵	۱۶	ابہلا	بہلا	۳۵	۳۱	بوچہای	بوچہا جائے
″	۱۹	سے	نے	۳۷	۸	تنبنہہ	تشنیہ
۸	۵	سے	بے	″	۱۹	بجنسہ ہی	بجنسہ
۱۰	۱۹	جاتا	جایا	۳۸	۲۱	وہ آیت	اوس آیت
۱۳	″	کا	کہ	۳۹	۱۹	صرف	حرف
۱۵	۶	رہتا	رہتا تھا	۴۰	۱۲	آیت	آیت کا
۱۶	۲	فاروق	فارق	۴۴	۴	استعداد	امتداد
۱۹	۴	ذوبع یزید الاکمبت	ذوبع یزید الکمیت	۴۵	۷	پڑا	پڑھا

نہایت ضروری نوٹ

اس رسالہ مین حسب خواہش مصنف صاحبان مہذب الفاظ مین ترکی بترکی جواب دیا گیا ہے لہذا سوائے مصنفین کے دیگر سنیون سے میری خواہش نہین ہے کہ وہ اس رسالہ کو پڑہین - آیندہ اپنی خواہش کے وہ خود ذمہ دار ہین - +

الحمد للہ

کہ رسالہ تردید الکاذبین برد جواب فاروق الباطل مصنفہ
مولوی محمد عیوض علیصاحب ساکن موضع تہےپور
وبرد شجرۂ سیداسد علیصاحب نہٹوری تاریخ
۲۰ - اگست سنہ ۱۹۰۶ء باہتمام خواجہ
غضنفر حسین مالک مطبع ریاض فیض
نگینہ ضلع بجنور
چھپکر اختتام
پایا